

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب لکھنے کا مقصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔۔۔ اَمَّا بَعْدُ!

ایک زمانہ تھا کہ اسلامی حکومت تھی اگر عورت کو شوہر کوئی تکلیف دیتا تو قاضی فوراً اس کی دادرسی کرتا اور شوہر سے اس کا حق دلواتا، نفرت اور لڑائی کے باوجود عورت کو یہ خوف نہیں ہوتا کہ یہ مجھے جان سے مار دیگا، یا اتنا پریشان کر دیگا کہ عورت کی زندگی دو بھر ہو جائے گی، اس لئے شوہر کے گھر میں رہنے میں کوئی پریشانی محسوس نہیں کرتی، لیکن اس وقت صورت حال بالکل مختلف ہے، کہیں بھی ایسا قاضی نظر نہیں آتا جو بروقت دادرسی کر سکے، اور عورت کی جان محفوظ رکھ سکے، اس لئے نفرت کے بعد کوئی گرائنٹی نہیں ہے کہ وہ شوہر کے گھر میں سکون سے زندگی گزار سکے گی، اس لئے نفرت کے بعد عورت کو شوہر گھر میں بھیجنا ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے تفریق کا فیصلہ نہ بھی کرے تو عورت کو شوہر کے گھر میں بھیجنے کی ذمہ داری کوئی نہیں لے گا، کیونکہ عورت کوئی نقصان ہوا تو اس ذمہ دار کو سالوں کو رٹ کا دھکا کھانا پڑے گا۔

①..... دوسری طرف یورپ میں طرفہ تماشہ یہ ہے کہ human right (ہر انسان کو

خوشی سے جینے کا حق) ہے اس کے تحت عورتیں حکومت کے ذریعہ سے Restraining order (شوہر کو قریب آنے سے روکنے کا حق)، لے لیتی ہیں، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے چاہے عورت کی غلطی نہ بھی ہو پھر بھی شوہر عورت کے گھر کے قریب بھی نہیں آ سکتا، عورت کے گھر سے 500 پاؤنچ سو میٹر دور دور ہی رہنا ہوگا، اگر وہ اس کی خلاف ورزی کرے گا تو حکومت سیدھا جیل میں ڈھکیل دیگی۔ ایسی صورت میں بیوی کو شوہر کے گھر پر جانے کا فیصلہ کیسے کوئی کر سکتا ہے۔

②..... ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر کے گھر میں رہتے ہوئے بیوی بچ سے اپنے اوپر ہاتھ نہ لگانے کا حق حاصل کر لیتی ہے جسکو Non-Molestation order کہتے ہیں جسکی وجہ سے بیوی رہتے ہوئے بھی شوہر بیوی سے ازدواجی رابطہ نہیں کر سکتا، ایسی خطرناک صورت میں تفریق نہ کریں تو کیا کیا جائے۔

③..... یہ صورت بھی بنتی ہے کہ بیوی انگریز بچ سے Separation (علیحدگی) لے لیتی ہے یا Decree absolute کروا لیتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ حکومت کے یہاں میاں بیوی نہیں رہے، اور دوبارہ واپس بھی جائے تو بہت مشکل ہے، اکثر مرتبہ حکومت یہ سمجھتی ہے کہ عورت کی جان کو خطرہ ہے، اس لئے رضامندی سے شوہر کے یہاں جانا بھی چاہے تو پولیس جانے نہیں دیتی، ایسی صورت میں اگر تفریق نہ بھی کرے تو کیا کرے، کب تک کی عورت لٹکتی رہے گی۔

④..... بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ چاہے شرعی طلاق نہ ہوئی ہو پھر بھی وہ کسی مرد کے ساتھ میاں بیوی کی طرح رہنے لگتی ہے، اور زندگی بھر معصیت میں مبتلا رہتی ہے، اور چونکہ دیندار نہیں ہوتی اس لئے اس کی پرواہ بھی نہیں کرتی۔

⑤..... خاندان والے، یا کوئی آدمی کہہ بھی نہیں سکتا، کیونکہ حکومت عورت کا ساتھ دیتی ہے، حکومت کا نظریہ ہے کہ یہ عورت کا ذاتی حق ہے کہ وہ کسی کے ساتھ بھی زندگی گزارے، اس میں والدین، یا کوئی دخل انداز نہیں ہو سکتے، اب عورت دیندار نہیں، اس کو کوئی کچھ کہہ بھی نہیں سکتا ہے تو تفریق نہ کرے تو آخر کیا کرے!

⑥..... پھر یورپ کے میڈیا اور ٹیلی ویژن والے ایسے مسئلے کو بہت اچھالتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ دیکھئے مسلمان عورتوں پر ظلم کرتا ہے۔ بعض مرتبہ اتنا پیچھا کرتے ہیں کہ اسلام کو بدنام کر کے چھوڑتے ہیں۔

⑦..... یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً انگلینڈ کی عورت نے پاکستان میں شادی کی لیکن حکومت ویزا نہیں دیتی ہے، اور ایسی قانونی خامی ہے کہ آئندہ ویزا دینے کی امید بھی نہیں ہے، اور عورت

پاکستان میں جا کر رہنا نہیں چاہتی، کیونکہ انگلینڈ میں بڑی سہولت ہے، اب ایسی صورت میں کب تک عورت گزارہ کرے گی

یورپ کے ان تمام صورت حال کو سامنے رکھ کر یہ کتاب لکھی جا رہی ہے، تاکہ اس کے ذریعہ میڈیا کی بدنامی سے بھی بچا جائے اور مجبور عورت کو زندگی گزارنے کا سہارا مل جائے۔

{ گزارش: }

انسان خطا و نسیان کا پتلہ ہے اس کتاب کے لکھنے میں بہت سی غلطیاں ہو سکتی ہیں اسلئے کرم فرماؤں کی خدمت میں گزارش ہے کہ کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اسکی اصلاح کر لی جائے۔ میں اس سے خوش بھی ہوں گا اور شکر گزار بھی ہوں گا۔

{ شکریہ }

حضرت مولانا مسلم قاسمی صاحب سینیپوری سلمہ نے کتاب کی چھپائی کے وقت نگرانی کی ہے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ خداوند قدوس ان حضرات کو پورا پورا بدلہ عطا فرمائے۔
اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور ذریعہ آخرت بنائے۔ اس کے طفیل سے ناچیز کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو معاف فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

مؤلف کا پتہ Maulana Samiruddin Qasmi 70 Stamford Street , Old trafford Manchester, England -M16 9LL E samiruddinqasmi@gmail.com Mobile (00 44) 07459131157	ثمیر الدین قاسمی غفرلہ سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ مانچیسٹر ۱۱ فروری ۲۰۱۲ء
---	--

بیوی اور شوہر سے مخلصانہ گزارش

میں فسخ نکاح کے اٹھارہ اسباب تو لکھ رہا ہوں، اور نہ نبھنے پر یہ بھی مشورہ دے رہا ہوں کہ بلا وجہ لٹکا کر رکھنے سے دونوں کو تکلیف ہوگی، اور دونوں کی زندگی برباد ہوگی، جو شریعت نہیں چاہتی، لیکن پھر بھی میاں بیوی دونوں کی خدمت میں چند گزارشات پیش کر رہا ہوں تاکہ سوچ سمجھ کر، فسخ نکاح کا قدم اٹھائیں، اور نکاح توڑ وائیں

ایک گزارش یہ ہے کہ اگر دیکھ لیں کہ واقعی یہ عورت اب میرے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی ہے، چاہے اس میں آپ کی غلطی ہو یا خود عورت کی غلطی ہو تو اسلام کا مشورہ یہ ہے کہ ہمدردی کے ساتھ بیوی کو ایک طلاق بانہ دے دیں، اور اس کو الگ کر دیں وہ عدت گزار کر دوسری شادی کر لے گی، اب بلا وجہ اس کو لٹکائے رکھنا شریعت کے خلاف ہے، خاص طور پر مال حاصل کرنے کے لئے، یا ستانے کے لئے ایسا کرنا بہت غلط کام ہے اس سے ستانے کا گناہ ہوگا، آخر وہ آپ کی بیوی رہی ہے تو اس کو کیوں ستارہ ہیں، اس لئے اسلامی طریقہ یہ ہے کہ اس کو طلاق بانہ دیکر فارغ کریں

اور بہتر ترتیب یہ ہے کہ اس سے کوئی رقم بھی نہ لیں، بلکہ احسان کرتے ہوئے اس کو مہر دیں، ایک جوڑ کپڑا دیں، اور اس کی جو چیزیں آپ کے پاس ہیں سب واپس کر دیں، اس سے آپ کو بہت ثواب ملے گا، اور دونوں کے درمیان ماحول بھی خوش گوار ہوگا

دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر اس عورت میں آپ کا بچہ ہے، اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ عورت الگ ہو کر بچے کو بھی پریشانی ہوگی، اور اس عورت کو بھی پریشانی ہوگی تو کوشش یہ کریں اس کو جلدی طلاق نہ دیں، بلکہ آئندہ یہ وعدہ کریں اچھے سے نبھائیں گے، اور عورت کو خواہ مخواہ طعنہ نہیں دیں گے، دل سے یہ وعدہ کریں، اور بیوی کو بھی اس کا یقین دلائیں، اگر بیوی کو ایسا یقین ہو

جاتا ہے تو یہ آپ کے لئے بہت بہتر ہے، کیونکہ دوبارہ صلح سے آپ کے بچھڑنے سے بچ جائیں گے، آپ کی بیوی بھٹکنے بچ جائے گی، اور آپ کو بھی سکون محسوس ہوگا

کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ کافی عمر گزر جانے کے بعد دوسری بیوی اتنی نہیں نبھاپاتی جتنا پہلے والی نبھاتی تھی، اس لئے اپنی پرانی عادت چھوڑ کر اس کو بچانے کی فکر کریں
ایسے موقع پر چار قسم کے آدمی اپنی حرکت سے گھر توڑ دیتے ہیں

اکثر تو ایسا نہیں ہوتا، لیکن کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے، اس لئے میں اس کو ذکر کر رہا ہوں۔
میاں بیوی میں تھوڑا سا اختلاف ہو جائے تو بعض مرتبہ اپنی انا کے لئے، یا اپنی ضد کے لئے یہ تین قسم کے لوگ صلح نہیں ہونے دیتے، بلکہ بار بار یہ باور کراتے ہیں کہ دوسرا اس سے اچھا مل جائے گا، اور اس سے آپ کی زندگی سنور جائے گی، اس لئے اس کو چھوڑو، اور طلاق لیکر، یا طلاق دیکر نیا گھر بساؤ، چونکہ ان کو اس عورت کی یا اس مرد کی خاص ضرورت نہیں ہے، اس لئے وہ آخر دم تک اس ضد پر اڑے ہوتے ہیں، اور میاں بیوی صلح کرنے بھی چاہے تو نہیں ہونے دیتے وہ ہیں:

[1] شوہر کی بہن، یا بیوی کی بہن، [2] شوہر کی بھادی، یا بیوی کی بھادی،

[3] شوہر کا بھائی، یا بیوی کا بھائی، [4] اور کبھی کبھار، شوہر کی ماں یا بیوی کی ماں۔

میاں اور بیوی کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ان چار قسم کی ضد یا غلط مشورے سے تو نکاح نہیں ٹوٹ رہا، اگر ان میں سے کسی کی ضد سے طلاق واقع ہو رہی ہے تو غور کر کے ان کی باتوں پر عمل نہیں کرنی چاہئے

ناجائز محبت بھی گھر ٹوٹنے کا سبب ہوتی ہے

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نکاح سے پہلے بیوی کا یا شوہر کا کسی سے ناجائز تعلق تھا، اب اس کو بار بار یاد آتا ہے کہ وہ زیادہ اچھی تھی، یہ جو میں نے ابھی شادی کی ہے یہ اتنی اچھی نہیں ہے، اس لئے پہلی ہی کو گھر لے آؤں تو بہتر رہے گا۔ اس کی وجہ سے آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے ہیں، اور بیوی اس کو محسوس کرتی ہے، یا شوہر اس کو محسوس کرتا ہے، اور پھر نوک جھونک شروع ہو جاتی ہے، اور رکنے کا نام نہیں لیتا، پھر حق تلفی کی ایک لمبی فہرست دونوں لیکر آتے ہیں، اور

دونوں میں سے کوئی معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، جس کی وجہ سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے
میاں بیوی کو اس نکتے پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اس ناجائز تعلقات سے تو نکاح نہیں ٹوٹ
رہا ہے، اگر ایسا ہے تو اس سے توبہ کرنا چاہئے، اور موجودہ بیوی، یا شوہر کو قبول کر کے زندگی شروع
کرنی چاہئے۔

دوسرا جوڑا جلدی صحیح نہیں ملتا

شوہر، یا بیوی بعض مرتبہ سمجھتے ہیں کہ نکاح توڑ کر جلدی دوسری شادی کر لوں، اور گھر بسالوں گا،
لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ دوسرا شوہر یا دوسری بیوی نہیں ملتی، اور دونوں کو پوری زندگی اکیلا ہی
گزارنا پڑتا ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسری بیوی، یا دوسرا شوہر مل تو جاتا ہے، لیکن طبیعت
کے مطابق نہیں ہوتا، بلکہ بعض مرتبہ پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے، جس سے پہلے سے بھی زیادہ
تکلیف ہوتی ہے، اور ہر وقت سوچتی رہتی ہے کہ پہلا شوہر بہت اچھا تھا، لیکن اب وقت ہاتھ سے
نکل چکا ہے، ابی اسی اذیت پر صبر کریں، اور باقی زندگی اذیت کے ساتھ گزار لیں، یہی حال شوہر
کا بھی ہوتا ہے

دوسرا شوہر مل بھی جائے تو اگر پہلے شوہر کا بچہ ہے تو فطری بات یہ ہے کہ یہ دوسرا شوہر، اس
بچے کا خیال نہیں رکھے گا، جس کی وجہ سے بچے بھی پریشان ہوتے ہیں، اس سے اچھا تو وہی تھا کہ
پہلے شوہر کی کڑوی کیسی سنتے رہو اور اسی میں زندگی گزارو

اچھی زندگی گزارنے کے خواب میں پہلی خوشگوار زندگی گنوا بیٹھتی ہیں

بہت سی عورتیں اچھی زندگی گزارنے کے خواب میں پہلی خوشگوار زندگی گنوا بیٹھتی ہیں، اور
بعد میں بہت روتی ہیں، اس لئے طلاق لینے سے پہلے میاں بیوی دونوں کو بہت سوچنے کی
ضرورت ہے، میں فسخ نکاح کے اسباب تو لکھ رہا ہوں لیکن فسخ کے بعد ہونے والے تکالیف بھی
ذکر کر رہا ہوں تاکہ سوچ سمجھ کر فسخ نکاح کرائیں۔ اور قاضی کو بھی چاہئے کہ آنے والے حالات کو
بھی بیوی اور شوہر کو بتائیں۔

کچھ عورتوں میں یہ خامیاں ہوتی ہیں

اکثر عورتیں اپنے گھر کو بسنا چاہتی ہیں، لیکن کچھ عورتوں میں یہ خامیاں ہوتی ہیں، ان کو اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ عورتی ان سے پرہیز کریں، اور اگر یہ باتیں ہیں تو بیوی سمجھ کر ان کو معاف کر دیا کریں، تاکہ آپ کا گھر بہار بنا رہے

[1] کچھ عورتوں کو کھانا بنانے نہیں آتا، اور سہی ڈھنگ سے گھر کا م کاج کرنے بھی نہیں آتا، اس لئے وہ کھانا بننے سے اور گھر کے کام سے کتراتے رہتی ہیں، اس سے جھگڑا بڑھتا ہے۔

[2] کچھ کھانا بنانا تو جانتی ہیں، لیکن وہ طبیعت کی سست ہوتی ہیں، اس لئے نہ کھانا وقت پر بناتی ہیں، اور نہ گھر کا کام کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں اپنی جان بچانے کے لئے بہت ساری عذر بناتی ہیں، اس سے بھی جھگڑا ہوتا ہے۔

[3] کچھ عورتیں اپنا خرچ، اپنے بچوں کا خرچ، شوہر کی کمائی سے بہت زیادہ مانگتی ہیں، چونکہ شوہر اتنا خرچ نہیں دے سکتا اس کی وجہ سے بھی بات بڑھتی ہے۔

[4] کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اپنا خرچ، اور اپنے بچوں کا خرچ تو وصول کرتی ہی ہیں، لیکن شوہر کو سادہ پاکر، اپنے والدین، اپنے بھائی، یا اپنی بہنوں کو کافی خرچ دینے کی کوشش کرتی ہیں، شوہر پہلے تو دیتا ہے، لیکن بعد میں سوچتا ہے کہ یہ تو بے پناہ رقم جا رہی ہے، تو اس سے بھی بات بڑھتی ہے۔

[5] کچھ عورتیں بلا وجہ کی تفریحات میں بے پناہ خرچ کر لیتی ہیں، جس سے بے رخی پیدا ہوتی ہے۔

[6] کچھ عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اپنا پیسہ بچا کر رکھتی ہیں، ایک پیسہ خرچ نہیں کرتیں، لیکن شوہر کا پیسہ پانی کی طرح بہاتی ہیں، اور گھر میں ایسی ایسی چیزیں لے آتی ہیں جنکی ضرورت نہیں ہے۔

یہ خامیاں بھی بعض عورتوں میں ہوتی ہیں

[7] شوہر کے والدین کو قریب نہیں آنے دیتیں، انکے بھائی بہنوں کو بھی دور رکھتی ہیں، اور کبھی آجائے تو لڑے بغیر نہیں چھوڑتیں، میاں بیوی میں لڑائی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ شوہر کے رشتہ داروں کو قریب کیا جائے اور خاص طور پر شوہر کے والدین کی پوری خدمت کی جائے، اسی امید پر بیٹا پالا ہے، اور اسی امید پر شادی کرائی ہے، لیکن کچھ عورتیں یہ نہیں کرتیں، اور جھگڑے کو جنم دیتی ہیں۔ اکثر ذہین عورتیں یہ حرکت زیادہ کرتیں ہیں۔

[8] ایسی عورتیں یہ بھی کرتیں ہیں کہ اپنے ماں باپ کو اور اپنے بھائی بہنوں کو بہت قریب رکھتی ہیں، اور ان پر خرچ بھی بہت کرتیں ہیں، لڑائی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

[9] ایسی عورتوں کا گھر کبھی نہیں ٹوٹتا جو شوہر کے رشتہ داروں کی قدر کرتی ہیں، ان کی خدمت کرتی ہیں، اور کبھی شوہر اس کو فارغ کرنے کا ارادہ بھی کرے تو ہر رشتہ دار اس کو منع کرتے ہیں، کیونکہ اس میں رشتہ داروں کا بے پناہ فائدہ ہے۔ ایسی بہودوبارہ گھر میں کہاں آتی ہے۔

میں نے ایسی ساس کو بھی دیکھی ہے کہ جس کے بیٹے نے اچانک طلاق دے دی تو شوہر کی ماں بے تحاشہ رو رہی تھی اور یہ کہہ رہی تھی کہ آج میرے گھر سے میری جیہتی بیٹی رخصت ہو گئی، ہائے اب میں کیا کروں گی، میری خدمت اب کون کرے گی، لیکن یہ وہ بہوتھی جس نے ساس کو اپنی ماں سمجھ کر خدمت کی تھی۔

ان سب کا علاج یہ ہے کہ شوہر اس پر صبر کریں، کچھ معاف بھی کر دیں، کیونکہ جس چیز کی عادت پڑ گئی ہے وہ جلدی نہیں چھوٹی ہے، اور کچھ کی آہستہ آہستہ اصلاح کی کوشش کریں، ان تینوں طریقوں سے آپ کی زندگی خوش گوار بن جائے گی، اور بہت بڑے ہنگامے سے بچ جائیں گے۔

میاں بیوی کی خدمت میں بڑی عاجزانہ گزارش

شوہر کی خدمت میں بھی اور بیوی کی خدمت میں بھی بڑی عاجزی کے ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں ہے کہ نکاح فسخ کرانے میں جلدی نہ کریں، بہت کچھ سوچیں پھر یہ قدم اٹھائیں، خاص طور پر بچے ہوں تو ہرگز جلدی نہ کریں خوب صبر کریں پھر فسخ نکاح کی درخواست دیں، باپ کے بغیر، یا ماں کے بغیر بچے بہت پریشان ہوتے ہیں، اور ذہنی طور پر کوفت ہوتی ہے قاضی صاحبان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ فسخ نکاح میں جلدی نہ کریں، پوری کوشش کریں کہ صلح ہو جائے

لیکن اگر صلح ہونے کوئی شکل نہ ہو تو اب فسخ کر دیں تاکہ دونوں بعد میں اپنی اپنی شادی کر سکیں، اور باقی زندگی سکون سے گزار سکیں۔ شریعت ہرگز نہیں چاہتی کہ کسی کو بلا وجہ تکلیف ہو، مشہور حدیث ہے: لا ضرر ولا ضرار۔ ترجمہ: کسی کو تکلیف بھی مت دو اور کسی سے تکلیف بھی نہ اٹھاؤ۔

ثمیر الدین قاسمی، غفرلہ

۴ اکتوبر ۲۰۱۹ء



اس کتاب کو مجموعہ قوانین اسلامی سے ہی مرتب کیا ہوں

ضروری نوٹ: حنفی، شافعی، مالکی وغیرہ کی ابتدائی کتابوں میں فسخ نکاح کے اسباب پر کوئی باضابطہ باب نہیں باندھا ہے صرف خلع کے باب کو نمایاں کیا ہے۔ اس لئے قاضی کن اسباب کی بناء پر نکاح فسخ کر سکتا ہے اس بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن اس زمانے میں فسخ نکاح کی سخت ضرورت ہے۔ عورت کے ہاتھ میں طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے کہ وہ طلاق واقع کر کے اپنی جان چھڑالے۔ ایک خلع کی صورت ہے لیکن اس میں انتہائی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ خلع کے لئے شوہر اتنا ہی نہیں مانگتا جتنا بیوی کو دیا ہے، جس کا تذکرہ حدیث میں ہے، بلکہ لاکھوں پاؤنڈ مانگتا ہے جو بیوی کی بساط سے بہت زیادہ ہے، اور چونکہ اسلامی حکومت اکثر جگہ نہیں ہے، اور جہاں ہے وہاں بھی قانون کے نفاذ میں بہت جھول ہے اس لئے شوہر کو خلع پر مجبور بھی نہیں کر پاتا اس لئے عورت مایوس ہو کر کالمعلقہ بیٹھی رہتی ہے، اور بعض مرتبہ قانون شریعت کو ہی کوستی رہتی ہے، اس لئے ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۳ء میں حضرت حکیم الامت مولانا علامہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مالکی مذہب کے مفتیان کرام سے خط و کتابت کر کے بہت سے مسائل لئے، اور اس کے لئے کتاب، جیلہء ناجزہ، لکھی اور اس کو پورے ہندوستان میں رائج کی، ناچیز نے اسی سے اکثر مسائل اخذ کیا ہے۔ بہت سے کام کے ساتھ خاص کر فسخ نکاح کے لئے حضرت مولانا سجاد صاحب نے امارت شرعیہ، پھلواری شریف، پٹنہ، بہار، انڈیا، پین کوڈ 801505 فون نمبر 612,0091 2555351 قائم فرمایا اور بہت ترقی دی، میرا ناقص خیال ہے کہ غیر مسلم ملک میں اس سے زیادہ منظم اور متحرک دارالقضاء کہیں نہیں ہے، اس میں سب سے زیادہ کام حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی نے کیا ہے۔

مجموعہ قوانین اسلامی، کیا ہے

امارت شرعیہ پھلوری شریف، پٹنہ بہار کے قاضی حضرت مولانا مجاہد الاسلام صاحب نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ایک کتاب، مجموعہ قوانین اسلامی، شائع شدہ مئی ۲۰۱۷ء، مرتب کروایا جسکی ترتیب دینے میں دارالعلوم دیوبند سے حضرت مفتی ظفیر الدین صاحب، دارالعلوم دیوبند وقف سے مولانا مفتی احمد سعید صاحب، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے مفتی برہان الدین صاحب، جامعہ رحمانی مولگیر سے مفتی نعمت اللہ صاحب، اور امارت شرعیہ پھلوری شریف سے حضرت مولانا مجاہد الاسلام صاحب، شریک ہوئے، اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی نے اس کی سرپرستی فرمائی، اس کتاب میں فسخ کے اسباب ۱۷ ہیں جنکے ہونے پر قاضی مناسب سمجھے تو میاں بیوی میں تفریق کروادے، اور چھٹکارے کا پروانہ دے دے، میں اسی مجموعہ قوانین اسلامی سے تمام اسباب کو شامل کتاب کر رہا ہوں کیونکہ یہ اسباب ان چوٹی کے مفتیان عظام کے یہاں مسلم ہیں، البتہ جن اسباب فسخ کی ضرورت زیادہ ہے اس کو پہلے بیان کر رہا ہوں۔

حضرت قاضی مجاہد الاسلام کی خواہش تھی کہ غیر مسلم ممالک میں ہر جگہ امارت شرعیہ قائم کی جائے اور ان اسباب کے تحت عورتوں کی تفریق کروائی جائے، البتہ تفریق کرانے میں جلدی نہ کرے۔

بلکہ

[۱]..... پہلے دونوں فریق کو اپنی اپنی شکایتیں پیش کرنے کی پوری مہلت دے،

[۲]..... پھر دونوں کی شکایتوں پر خوب غور کرے بلکہ بار بار غور کرے

[۳]..... پھر میاں بیوی میں صلح کرانے کی کوشش کرے،

[۴]..... اگر دونوں کے درمیان بچے ہوں تب تو اور بھی تفریق کرنے میں جلدی نہ کرے، کیوں کہ اس سے بچے کی پرورش میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

[۵]..... جب یہ تمام حربے ناکام ہو جائیں اور مل کر رہنے کی کوئی صورت نہ رہے تب مجبوری کے درجے میں نکاح کو فسخ کرے۔

اسباب فسخ کا اہم اصول

نقصان دینے کے لئے بیوی کو نہیں روک سکتا!

ان تمام مسائل کے لئے ایک اصول یہ ہے کہ نبھنے کی کوئی شکل باقی نہ رہے، اور ساتھ رہنا ناممکن ہو گیا ہو تو پھر عورت کو کا ملحقہ نہیں چھوڑ دی جائے گی، کہ زندگی بھر پریشان رہے نہ شوہر کے ساتھ ہو اور نہ شادی کر سکے اس لئے آیت اور حدیث لا ضرر ولا ضرار کے تحت آخر اس کو چھٹکارا دینا پڑے گا۔

وجہ: (۱) ... وَلَا تُنْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ

ظَلَمَ نَفْسَهُ (آیت ۲۳۱، سورۃ البقرہ ۲)

اس آیت میں ہے کہ نقصان دینے کے لئے عورت کو مت روکو۔

(۲) ... اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا

تَضَارَّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (آیت ۶، سورۃ الطلاق ۶۵)

اس آیت میں بھی ہے کہ عورت کو ضرر نہ دو۔

(۳) ... عن ابی سعید الخدری أن رسول الله ﷺ قال لا ضرر ولا

ضرار، من ضار ضره الله ومن شاق شق الله عليه۔

(دارقطنی، باب کتاب البیوع، ج ثالث، ص ۶۴، نمبر ۳۰۶۰)

اس حدیث میں بھی ہے کہ ضرر نہ دو۔

(۴)..... اس آیت میں ہے کہ معروف کے ساتھ بیوی کو رکھو اور نہ احسان کے ساتھ چھوڑ

دو، اور شوہر نہ چھوڑے تو حاکم اس کی نیابت میں تفریق کرادے، آیت یہ ہے:

فَإِذَا بَلَغَ الْأَجَلُ مَنَّهُمْ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ
بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ
ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
(سورۃ الطلاق ۶۵، آیت ۲)

اس آیت میں ہے کہ معروف کے ساتھ رکھو یا احسان کے ساتھ چھوڑ دو۔
ان آیتوں اور حدیث سے ثابت ہوا کہ ایسی عورت کے لئے فسخ نکاح کا کوئی راستہ ضرور
نکالنا ہوگا۔

اور شقاق کی صورت میں فیصلہ کو تفریق کرنے کا حق ہے

یہاں شقاق کا مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان اب نبھنے کی کوئی شکل باقی نہیں
رہی، تمام کوششیں کر ڈالیں، لیکن پھر بھی اب ایک ساتھ رہنے کے تیار نہیں ہیں، تو ایسی صورت
میں دونوں کو پریشانیوں میں چھوڑ دینا شریعت کی نگاہ میں صحیح نہیں ہے، اس لئے اب قاضی کو حق
ہوگا کہ وہ اب نکاح توڑ دیں، فسخ کر دیں تاکہ عورت عدت گزار کر دوسری شادی کر لے اور اپنا
گھر بسا سکے۔

اسکی دلیل یہ آیت اور یہ قول صحابی ہے:

وجه: (۱) ... وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ
وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُّوفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ○ (سورۃ النساء، آیت ۳۵)

اس آیت میں ہے کہ دونوں کی جانب سے حکم ہوں جو فیصلہ کرے۔

(۲) اس آیت کی تفسیر حضرت علیؓ کے قول میں یہ ہے:

[۱] عن عبیدۃ السلمانی قال شهدت علیہ السلام بن ابی طالب، و
جاءتہ امرأة و زوجها، مع کل واحد منهما فئام من الناس

فأخرج هؤلاء حكماً من الناس، وهؤلاء حكماً، فقال علي رضي الله عنه
 للحكمين أتدريان ما عليكما؟ ان رأيتما ان تفرقا فترتما وان
 رأيتما ان تجععا جمعتما فقال الزوج أما الفرقة فلا فقال
 علي رضي الله عنه كذبت والله لا تبرح حتى ترضى بكتاب الله لك و
 عليك، فقالت المرأة رضيت بكتاب الله تعالى لي و علي
 (مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲، سنن بیہقی،
 باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع، ص ۴۹۸، نمبر ۱۲۷۸۲)
 اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔

[۳] حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت معاویہؓ کا قول یہ ہے:
 عن ابن عباس قال بعثت انا و معاوية حکمین، فقیل لنا ان
 رأیتما ان تجععا جمعتما، و ان رأیتما ان تفرقا فترتما، قال معبر و
 بلغنی ان الذی بعثهما عثمان۔
 (مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۹۰، نمبر ۱۱۹۲۹، سنن
 بیہقی، باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع، ص ۴۹۹، نمبر ۱۲۷۸۶)
 اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔

اختلافی صورت میں قاضی کا فیصلہ و تابل نفاذ ہے

اختلافی صورت میں قاضی اور حاکم کا فیصلہ قابل نفاذ ہے، اگر وہ شریعت کے حدود و قیود
 میں رہ کر فیصلہ کرے تو اس پر عمل کیا جائے گا۔

وجہ: اس آیت میں اس کا ثبوت ہے:

(۱) ... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي
 الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
 إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
 تَأْوِيلًا ○ (آیت ۵۹، سورۃ النساء ۴)

(۲) ... وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَدْعُوا بِهَا وَلَا تُرَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (سورة النساء ۴، آیت ۸۳)

ان دونوں آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ حاکم فیصلہ کرے۔

(۳)..... اس حدیث میں بھی اس کا ثبوت ہے:

عن عائشة أن حبيبة بنت سهل كانت عند ثابت بن قيس بن شماس فضر بها فكسر بعضها فأتت النبي ﷺ بعد الصبح فاشتكته اليه فدعا النبي ﷺ ثابتا فقال خذ بعض مالها و فارقها فقال ويصلح ذالك يا رسول الله ؛ قال نعم قال فاني أصدقهاا حديثين و هما بيدها فقال النبي ﷺ خذها ففارقها ففعل۔ (ابوداود شریف، باب فی الخلع، ص ۳۲۳، نمبر ۲۲۲۸)

اس میں حضور ﷺ حاکم اور قاضی تھے اور آپ نے فیصلہ فرمایا۔

(۴) ... عن الزهري قال تفريق الامام تطليقة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، من قال اذا ابى ان يسلم فهي تطليقة، ج رابع، ص ۱۱۰، نمبر ۱۸۳۱۰)

اس قول تابعی میں ہے کہ امام یعنی قاضی تفریق کرائے تو تفریق ہو جائے گی۔

شرعی پنچائت مذہب مالکی سے ماخوذ ہے

مالکی مذہب میں یہ ہے کہ غیر مسلم ممالک میں جہاں اسلامی قاضی نہ ہو وہاں مقدمات کا مرافعہ جماعت مسلمین کے پاس کیا جاسکتا ہے، جسکو شرعی پنچائت، یا امارت شرعیہ کہتے ہیں، وہی فیصلے کے لئے قاضی اور حاکم کی حیثیت رکھے گی اور اس کی تفریق سے قاضی کی تفریق کی طرح فسخ نکاح شمار کیا جائے گا، یا کسی بھی مقدمے میں شریعت کے تحت فیصلے کے بعد شرعی حیثیت حاصل ہو جائے گی، مالکی مذہب کی عبارت یہ ہے:

ولزوجة المفقود: الرفع للقاضي، والوالى، والى الماء، والا

فلجماعة المسلمين۔

(مختصر خلیل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق المالکی، باب فصل فی مسائل

زوجة المفقود، ص ۱۲۳)

اس عبارت میں ہے کہ جس کا شوہر لاپتہ ہو تو اس کا معاملہ قاضی کے پاس لے جائے، اور والی کے پاس لے جائے، اور پانی کے والی کے پاس لے جائے، اور ان میں سے کوئی نہ ہوں تو جماعت مسلمین کے پاس لے جائے، جسکو شرعی پنچائت، یا امارت شرعیہ کہتے ہیں، وہ اس کا فیصلہ کریں۔

انکے یہاں تو اتنی گنجائش ہے کہ عورت کی جانب سے حکم، اور شوہر کی جانب سے حکم تفریق کا فیصلہ کریں تب بھی تفریق واقع ہو جاتی ہے چاہے میاں بیوی، اور حاکم راضی نہ ہوں مختصر الخلیل کی عبارت یہ ہے:

[۱]...وان اشکل بعث حکمین و ان لم یدخل بہا من اہلہا

ان أمکن و ندب کونہما جارین و بطل حکم غیر العدل و

سفیه و امرأة و غیر فقیہ بذالک و نفذ طلاقہما و ان لم

یرض الزوجان و الحاکم و لو کانما من جہتہما

(مختصر خلیل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق المالکی، باب فصل فی القسم بین

الزوجات والنشوز، ص ۱۲۰)

اس عبارت میں ہے کہ حاکم اور میاں بیوی راضی نہ بھی ہوں تب بھی حکمین کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا، البتہ حکمین عادل ہوں، عاقل، بالغ، ہوں مرد ہوں، آزاد ہوں، بیوقوف نہ ہوں عورت نہ ہوں تب انکا فیصلہ نافذ ہوگا۔

[۲]...ولہا التطلیق بالضرر البین۔

(مختصر خلیل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق المالکی، باب فصل فی القسم بین

الزوجات والنشوز، ص ۱۲۰)

اس عبارت میں ہے کہ عورت کو ظاہر نقصان دے رہا ہو تو حکم طلاق دلو اسکتا ہے۔

[۳]... فان تعذر فان أساء الزوج طلقاً بلا خلع وبالعكس۔
(منحصر خليل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق المالكي، باب فصل في القسم بين
الزوجات والنشوز، ص ۱۴۰)

اس عبارت میں ہے کہ شوہر نافرمانی کرے تو حکم خلع کے بغیر بھی طلاق دے سکتا ہے، اور
خلع کے ساتھ بھی طلاق دے سکتا ہے

[۴]..... خود حضرت امام مالکؒ کی عبارت یہ ہے:

قال مالك و ذلك احسن ما سمعت من اهل العلم ان
الحكمين يجوز قولهما بين الرجل و امراته في الفرقة و
الاجتماع (مؤطاء امام مالک، باب ما جاء في الحكمين، ص ۵۲۷)
اس میں ہے کہ حکمین جمع بھی کر سکتے ہیں اور تفریق بھی کر سکتے ہیں۔

وجہ: (۱) قاضی کو تفریق کا اختیار دینے، یا شرعی پنچایت کو اختیار دینے کی وجہ یہ ہے کہ
عورت کو ضرر بین ہوگا، اور اس کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہوگا، اس لئے قاضی کو تفریق کا اختیار
دیا جائے اور جہاں وہ نہ ہو تو جماعت المسلمین یعنی شرعی پنچایت کو اس کا اختیار ہوگا۔ (۲)
اس آیت میں ہے کہ حکم بھیجو:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ
أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
خَبِيرًا ○ (سورة النساء، آیت ۳۵)

اس آیت میں ہے کہ دونوں کی جانب سے حکم ہوں جو فیصلہ کرے۔
اس آیت کی تفسیر اس قول صحابی میں ہے:

[۱]۔ عن عبدة السلماني قال شهدت علي بن أبي طالب، و
جاءته امرأة و زوجها، مع كل واحد منهما فئام من الناس
فأخرج هؤلاء حكما من الناس، وهؤلاء حكما، فقال علي رضي الله
للكميين أئديان ما عليكما؟ ان رأيتما ان تفترقا فترتما وان

رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمْعَتُمَا فَقَالَ الزَّوْجُ أَمَّا الْفَرْقَةُ فَلَا فَقَالَ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ كَذَبْتَ وَاللَّهِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى تَرْضَى بِكِتَابِ اللَّهِ لَكَ وَ
عَلَيْكَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لِي وَعَلَى
(مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲ /
سنن بیہقی، باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع،
ص ۴۹۸، نمبر ۱۴۷۸۲)

اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔

[۲] اس قول صحابی میں بھی ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثْتُ أَنَا وَمَعَاوِيَةُ حَكَمَيْنِ، فَقِيلَ لَنَا أَنْ
رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمْعَتُمَا، وَأَنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَفْرَقَا فَرَقْتُمَا، قَالَ مَعْبَرُ وَ
بَلَّغْنِي أَنَّ الَّذِي بَعَثَهُمَا عُمَانُ
(مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۹۰، نمبر ۱۱۹۲ / سنن
بیہقی، باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع، ص ۴۹۹، نمبر ۱۴۷۸۶)
اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔

(۳) اس آیت میں ہے کہ عورت کو ضرر نہ دو اس لئے ضرر دفع کرنے کے لئے کوئی اور

صورت نہ ہو تو شرعی پنچایت کے فیصلے سے ضرر دفع کیا جائے گا:

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهُ (آیت ۲۳۱، سورۃ البقرۃ ۲)

(۴) اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تُضَارَّوهُنَّ
لِتَضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (سورۃ الطلاق ۶۵، آیت ۶)

اس آیت میں بھی ہے عورت کو ضرر نہ دو۔

(۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا
ضَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَرَّةَ اللَّهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

(دارقطنی، باب کتاب المیوع، ج ثالث، ص ۶۴، نمبر ۳۰۶۰)

اس حدیث میں بھی ہے کہ ضرر نہ دو۔

(۶) اس آیت میں ہے کہ معروف کے ساتھ بیوی کو رکھو ورنہ احسان کے ساتھ چھوڑ دو،

اور شوہر نہ چھوڑے تو حاکم اس کی نیابت میں تفریق کرادے، آیت یہ ہے:

فَإِذَا بَلَغَ الْإِنْسَانُ أُمَّهُنَّ فَمَسْكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ

بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ

ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

(آیت ۲، سورۃ الطلاق ۶۵)

اس آیت میں ہے کہ معروف کے ساتھ رکھو یا احسان کے ساتھ چھوڑ دو۔

نوٹ: ان ساری بحثوں کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت کو ضرر ہو تو قاضی یا شرعی پنچایت عورت کا

نکاح توڑ سکتا ہے، اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔



جن 18 اسباب کی وجہ سے قاضی نکاح توڑ سکتے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے

- 1..... زوجین میں شقاق پایا جانا
- 2..... شوہر کا حقوق زوجیت ادا نہ کرنا
- 3..... شوہر کا استطاعت کے باوجود نفقہ نہ دینا
- 4..... شوہر کا نفقہ سے عاجز ہونا
- 5..... بیوی کو سخت مار پیٹ
- 6..... شوہر کا مفقود الخبر ہونا
- 7..... شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا
- 8..... اختلاف دارین کی وجہ سے حق زوجیت ادا نہ کر سکرنا
- 9..... شوہر کا وطی پر قادر نہ ہونا یعنی عنین ہونا
- 10..... شوہر کا مجنون ہونا
- 11..... شوہر کا جذام، برص، یا اس جیسے موذی مرض میں مبتلاء ہونا
- 12..... غیر کفو میں نکاح کرنا
- 13..... مہر میں غیر معمولی کمی
- 14..... مرد کا اپنی حالت کے بارے میں عورت کو دھوکہ میں ڈال کر نکاح کرنا
- 15..... خیابلوغ
- 16..... حرمت مصاحرت کی وجہ سے تفریق
- 17..... فساد نکاح کی وجہ سے تفریق
- 18..... غیر مسلم حاکم سے فسخ نکاح

ہر ایک سبب کی تفصیل

①۔ پہلا سبب: زوجین میں شقاق پایا جانا

شقاق کا مطلب ہے اتنا اختلاف کہ میاں بیوی کا اب ساتھ رہنا مشکل ہو ان ۱۸ اسباب میں سے سب سے اہم سبب شقاق ہے۔ شقاق نہ ہو تو جوان عورت بوڑھوں کے ساتھ ہزار بیماریوں کے باوجود زندگی گزار لیتی ہے، اور شقاق ہو تو دو جوان پڑھے لکھے خوبصورت جوڑے بھی چند دن نہیں گزار سکتے، اس لئے ان تمام اسباب میں بنیادی سبب شقاق ہے، اسی لئے مجموعہ قوانین اسلامی، زوجین میں شقاق پایا جانا، دفعہ ۸۲، ص ۲۰۰، اور حیلہ ناجزہ کی ترتیب کے خلاف میں نے شقاق کو پہلے لایا۔

شقاق کا معنی ہے پھٹن، میاں بیوی میں اتنی نفرت ہو جائے کہ دونوں کا آپس میں مل کر رہنا دشوار ہو جائے اس کو شقاق کہتے ہیں۔ میاں بیوی میں شقاق ہو جائے تو اصلاح حال کے لئے دونوں جانب سے حکم متعین ہوں، اور وہ دونوں کی شکایتیں سن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کرے، لیکن یہ کارآمد نہ ہو تو تفریق کا فیصلہ کرے۔

مجموعہ قوانین میں عبارت یہ ہے:

(الف) قاضی حکمین مقرر کرے گا تا کہ اصلاح کی صورت نکل سکے (ب) اگر تحکیم کے باوجود اصلاح حال یا باہمی رضامندی سے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں نکل سکے تو قاضی بر بنائے شقاق زوجہ کے مطالبہ کی صورت میں تفریق کر دے گا۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، باب زوجین میں شقاق کا پایا جانا،

دفعہ ۸۲، ص ۲۰۰)

وجہ: (۱) اس کے لئے آیت یہ ہے:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُّوفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ○ (آیت ۳۵، سورۃ النساء ۴)

اس آیت میں ہے کہ دونوں کی جانب سے حکم ہوں جو فیصلہ کرے۔ حضرت امام مالکؒ کے نزدیک یہ فیصلہ نافذ ہوگا۔ موطاء امام مالک کی عبارت یہ ہے:

قال مالك و ذلك احسن ما سمعت من اهل العلم ان الحكمين يجوز قولهما بين الرجل و امراته في الفرقة و الاجتماع۔ (موطاء امام مالک، باب ما جاء في الحكمين، ص ۵۲۷)
اس میں ہے کہ حکمین جمع بھی کر سکتے ہیں اور تفریق بھی کر سکتے ہیں۔

وجہ: (۱)..... اس کی وجہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے۔

عن ابن عباس قال بعثت انا و معاوية حكمين، فقليل لنا ان رأيتما ان تجعلا جمعتهما، و ان رأيتما ان تفرقا فرقتما، قال معمر و بلغني ان الذی بعثهما عثمان۔

(مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۹۰، نمبر ۱۱۹۲۹ سنن بیہقی، باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع، ص ۴۹۹، نمبر ۱۳۷۸۶)
اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔

(۲)..... اس قول صحابی میں بھی ہے:

عن عبيدة السلماني قال شهدت على رضي الله عنه بن ابي طالب، و جائته امرأة و زوجها، مع كل واحد منهما فئام من الناس فأخرج هؤلاء حكما من الناس، و هؤلاء حكما، فقال على رضي الله عنه للحكمين أتدريان ما عليكما؟ ان رأيتما ان تفرقا فرقتما و ان رأيتما ان تجعلا جمعتهما فقال الزوج أما الفرقة فلا فقال

على الله كذبت و الله لا تبرح حتى ترضى بكتاب الله لك و عليك، فقالت المرأة رضيت بكتاب الله تعالى لي و على (مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲ سنن بیہقی، باب الحكمين في الشقاق بين الزوجين، ج سابع، ص ۴۹۸، نمبر ۱۴۷۸۲)

اس قول صحابی میں ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا بھی حق ہے۔ کوئی وجہ نہ ہو صرف آپس میں دل نہ ملتا ہو، اور آئندہ ملنے کی کوئی سبیل نہ ہو تب بھی تفریق کی جاسکتی ہے، اس کا ثبوت اس حدیث میں ہے:

عن ابن عباس انه قال جائت امرأة ثابت بن قيس الى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله اني لا اعتب على ثابت في دين ولا خلق ولكني لا أطيقه. فقال رسول الله ﷺ فتردين عليه حديثه؟ قالت نعم۔

(بخاری شریف، باب الخلع و كيف الطلاق فيه، ص ۹۳۳، نمبر ۵۲۷۵۲ / ابن ماجہ، باب المبتلعة يأخذ ما أعطها، ص ۲۹۴، نمبر ۲۰۵۶)

اس حدیث میں ہے کہ شوہر کا دین اور اخلاق اچھے تھے لیکن دل نہیں مل رہا تھا تو آپ نے خلع کی اجازت دی، اور وہ نہ کرے یا مجبور کرے تو قاضی تفریق بھی کر سکتا ہے۔ (۲) اس حدیث میں بھی اس کا ثبوت ہے۔

عن ابن عباس أن امرأة ثابت بن قيس اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما اعتب عليه في خلق ولا دين ولكني أكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله ﷺ أتريدين عليه حديثه؟ قالت نعم قال رسول الله ﷺ اقبل الحديقة وطلقها تطليقة۔

(بخاری شریف، باب الخلع و كيف الطلاق فيه، ص ۹۳۳، نمبر ۵۲۷۵۳)

ابن ماجہ، باب المختلعة يأخذ ما أعطاهما، ص ۲۹۴، نمبر ۲۰۵۶)

فائدہ: امام شافعیؒ کی رائے ہے کہ حکمین کو زوجین تفریق کرنے کا وکیل بنائے تب تو تفریق کر سکتے ہیں ورنہ نہیں موسوعہ میں عبارت یہ ہے:

قال وليس له ان يأمرهما يفرقان ان رأيا الا بأمر الزوج ولا يعطيا من مال المرأة الا بأذنها۔

(موسوعة امام شافعیؒ، باب الحكمين، ج احدى عشرة، ص ۱۶۸، نمبر ۱۸۸۱۶)

اس عبارت میں ہے کہ زوجین وکیل بنائے تب تفریق کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔
موسوعہ میں یہ بھی ہے:

واذا كان الخبر يدل على ان معنى الآية ان يجوز على الزوجين وكالة الحكمين في الفرقة و الاجتماع بالتفويض اليهما دل ذلك على جواز الوكالات وكانت هذه الآية للوكالات اصلا والله اعلم۔

(موسوعة امام شافعیؒ، باب الشقاق بين الزوجين، ج عاشر، ص ۴۰۰، نمبر ۱۷۰۸۰)

اس عبارت میں ہے کہ میاں بیوی وکیل بنائے تب اس کو تفریق کرانے کا حق ہوگا۔
وجہ: (۱) انکی دلیل یہ قول تابعی ہے:

عن عطاء قال له انسان أيفرقان الحكمان ؟ قال لا الا ان يجعل الزوجان ذلك بأيدهما۔ (مصنف عبد الرزاق، باب الحكمين، ج: سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲۴)

اس اثر میں ہے کہ حکمین تفریق نہیں کر سکتے، مگر یہ کہ زوجین اس کو تفریق سپرد کر دے۔
لیکن حاکم کوئی فیصلہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، موسوعہ کی عبارت یہ ہے:

قال: فان اطلق الزوجان والا كان على الحاكم ان يحكم

لکل واحد منهما علی صاحبہ بما یلزمہ من حق فی نفس و مال و ادب۔

(موسوعة امام شافعی رحمہ اللہ، باب الحکمین، ج احدى عشرة، ص ۱۶۸،

نمبر ۱۸۸۱۴)

اس عبارت میں ہے کہ حاکم زوجین پر کوئی فیصلہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

فائدہ: امام ابو حنیفہؒ کی رائے ہے کہ حکمین کو تفریق کرنے کا حق نہیں ہے، صرف

اصلاح کرنے کا حق ہے۔

وجہ: (۱) آیت کا انداز یہ ہے کہ حکمین صرف اصلاح کر سکتے ہیں، آیت کو دیکھیں:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُّوفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ○ (آیت ۳۵، سورۃ النساء ۴)

اس آیت میں ہے کہ دونوں اصلاح کی کوشش کرے تو اصلاح ہو سکتی ہے۔ جس کا

مطلب یہ ہوا کہ وہ تفریق نہیں کر سکتے، صرف اصلاح کر سکتے ہیں۔

(۲) اس قول تابعی میں بھی ہے:

سمع الحسن يقول يحكمان في الاجتماع ولا يحكمان في الفرقة۔
(مصنف عبدالرزاق، باب الحکمین، ج سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲۵ سنن بیہقی، باب

الحکمین فی الشقاق بین الزوجین، ج سابع، ص ۴۹۸، نمبر ۱۴۷۹۳)

اس قول تابعی میں ہے کہ حکمین کے ہاتھ میں تفریق کرنا نہیں ہے۔

نوٹ: یہاں مسئلہ حکمین کا نہیں ہے، بلکہ قاضی کا ہے کہ تفریق کرا سکتا ہے، اور قاضی

میاں بیوی دونوں کا اولی الامر ہے، جو حالات دیکھ کر فیصلہ کریں گے، اور بعض مرتبہ اس کی سخت

ضرورت پڑ جاتی ہے۔

②۔ دوسرا سبب: شوہر میاں بیوی کا حق ادا نہ کرے

یہ دوسرے درجہ درجے کا اسباب فسخ ہے، شقاق کا سب سے بڑا اثر اسی پر پڑتا ہے۔ نان نفقہ دے رہا ہے لیکن قدرت کے باوجود حقوق زوجیت ادا نہیں ادا کرتا ہے [وطی نہیں کرتا ہے] تو اس سے بھی عورت تفریق لے سکتی ہے، کیونکہ اسی لئے تو نکاح کیا ہے، کیونکہ کھانا پینا تو کسی طرح بھی حاصل کر سکتی ہے، حقوق زوجیت کہاں سے حاصل کرے گی! اس لئے اگر شوہر حق زوجیت ادا نہیں کرتا تو قاضی کے یہاں سے اس پر تفریق لے سکتی ہے۔

مجموعہ قوانین اسلامی کی عبارت یہ ہے ترک مجامعت اور بیوی کو معلقہ بنا رکھنا بھی تفریق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، شوہر کا حقوق زوجیت ادا نہ کرنا، دفعہ ۷۳، ص ۱۹۲)

وجہ: (۱) اس آیت میں اس کا ثبوت ہے:

①۔ وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُواهَا كَالْبُعْلَقَةِ وَ إِنْ تَصْلَحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا۔

(آیت ۱۲۹، سورۃ النساء ۴)

اس آیت میں ہے کہ شوہر بیوی کو معلق نہ چھوڑے [یعنی نہ جماع کرے اور نہ طلاق دے]، بلکہ اس کی اصلاح کرے، اور میل ملاپ کر کے اصلاح نہیں کر سکتا ہے تو عورت کو جدا کر دے۔

(۲) اس حدیث میں ہے کہ وطی نہ کر سکنے پر آپ نے خلع کا حکم فرمایا:

②۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رَفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَفَاعَةَ فطَلَقَنِي فَبِتَ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدًا

الرحمن بن الزبير وانما معه مثل هدية الثوب فتبسم رسول الله ﷺ فقال أتریدین أن ترجعی الی رفاعۃ؟ لا حتی تذوقی عسیلتہ و یذوق عسیلتک۔ (مسلم شریف، باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها الخ، ص ۴۶۳، نمبر ۱۴۳۳/۳۵۲۶)

اس حدیث میں ہے کہ جماع کی طاقت نہیں تھی تو آپ ﷺ نے تفریق کروائی۔ (۳) ایلاء میں چار ماہ تک وطی نہ کرنے پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یہاں بھی وطی نہ کرے تو تفریق کرانے کا حق ہونا چاہئے

③- [۱] اس آیت میں اس کا ثبوت ہے:

لِّلَّذِیْنَ یُؤْلَوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ۝ (آیت ۲۲، سورۃ البقرۃ ۲)

آیت کی وجہ سے۔

④- [۲] اثر میں ہے کہ چار ماہ گزرنا ہی طلاق ہے:

قلت لسعيد بن جبیر اکان ابن عباس یقول اذا مضت اربعة اشهر فهي واحدة بائنة ولا عدة علیها وتزوج ان شاء قال نعم

(دارقطنی، کتاب الطلاق، ج رابع، ص ۳۴، نمبر ۴۰۰۳، سنن للبیہقی، باب من قال عزم الطلاق انقضاء الاربعة الاشهر، ج سابع، ص ۶۲۱، نمبر ۱۵۲۲۳ / مصنف عبدالرزاق، باب الایلاء، ج سادس، ص ۳۴۳، نمبر ۱۱۶۲۸)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ چار مہینے گزرنے سے ہی طلاق بائنہ ہو جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چار ماہ تک وطی نہیں کیا تو تفریق کرانے کا حق ہوگا۔

جماع کرانا عورت کا اصلی حق ہے

[۱] اس اثر میں اس کا ثبوت ہے:

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان امرأة جاءت عمر رضی اللہ عنہ فقالت : زوجی رجل صدق يقوم الليل ویصوم النهار، ولا أصبر علی ذلك قال فدعاه فقال لها من کل أربعة أيام یوم، و فی کل أربع لیال لیلة۔

(مصنف عبد الرزاق، باب حق المرأة علی زوجها و فی کم تشاق؟، ج سابع، ص ۱۱۷، نمبر ۱۲۶۴۰)

اس اثر میں ہے کہ جو ان کے لئے ہر چار روز میں عورت کو طی کرانے کا حق ہے۔

[۲] عن زید بن اسلم قال بلغنی ان عمر ابن الخطاب جائته امرأة فقالت ان زوجها لا یصیبها فأرسل الی زوجها فجاء فسأله فقال قد کبرت و ذهب قوتی فقال عمر أتصیبها فی کل شهر مرة؟ قال فی اکثر من ذلك قال عمر فی کم؟ قال أصیبها فی کل طهر مرة قال عمر اذهبی فان فی ذلك ما یکفی المرأة۔

(مصنف عبد الرزاق، باب حق المرأة علی زوجها و فی کم تشاق؟، ج سابع، ص ۱۱۷، نمبر ۱۲۶۴۱)

اس اثر میں ہے کہ بوڑھے آدمی سے ہر طہر میں ایک مرتبہ عورت کو طی کرانے کا حق

ہے۔

[۳] أخبرنی من اصدق ان عمر رضی اللہ عنہ و هو یطوف، سمع امرأة و هی

تقول:

تطاول هذا الليل و اخضل جانبہ فلو لا حذار الله لا شئى مثله

و أرقنی اذا لا خلیل ألا عبہ لززع من هذا السریر جوانبه

فقال عمر رضی اللہ عنہ فما لك؟ قال أغربت زوجی منذ أربعة أشهر، و

قد اشتقت الیه فقال أردت سوءاً؟ قالت معاذ الله قال

فاملكى عليك نفسك فأنما هو البريد اليه فبعث اليه ثم
دخل على حفصة فقال انى سائلك عن امر قد أهمنى فأفرجيه
عنى فى كم تشتاق المرأة الى زوجها ؟ فخفضت رأسها،
فاستحييت فقال فان الله لا يستحيى من الحق، ف اشارت
بيدها ثلاثة أشهر، و الا فأربعة، فكتب عمر الا تحبس
الجيش فوق اربعة أشهر۔

(مصنف عبدالرزاق، باب حق المرأة على زوجها و فى كم تشتاق؟، ج سابع، ص
۱۱۷، نمبر ۱۲۶۴۴)

اس قول صحابی میں ہے کہ غائب کے شوہر کو چار ماہ تک غائب رہنے کی اجازت ہے، اور
چار ماہ کے اندر اندر و طی کر لے تو تفریق کی اجازت نہیں ہے۔
[۴] دوسری روایت میں ہے:

فسأل عمر حفصة كم تصبر المرأة من زوجها؛ فقالت ستة
أشهر، فكان عمر بعد ذلك يقفل بعوثه لسته اشهر۔
(مصنف عبدالرزاق، باب حق المرأة على زوجها و فى كم تشتاق؟، ج سابع، ص
۱۱۷، نمبر ۱۲۶۴۵)

اس اثر میں ہے کہ غائب کے شوہر کو زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک غائب رہنے کی اجازت
ہے، اس کے اندر اندر و طی کرنا ضروری ہے۔ اور اگر و طی نہ کرے تو قاضی کے ذریعہ تفریق کرا سکتی
ہے۔

③۔ تیسرا سبب: استطاعت کے باوجود نفقہ نہیں دیتا ہے

شوہر کو استطاعت ہے کہ نان و نفقہ دے لیکن وہ دیتا نہیں ہے، اور عورت کے پاس نفقہ کا کوئی انتظام نہیں ہے، اور نہ وہ بغیر نفقہ کے زندگی گزار سکتی ہے، تو ایسی سخت مجبوری میں قاضی کے پاس درخواست دے کر تفریق کروا سکتی ہے۔ اور یہ تفریق طلاق رجعی قرار پائے گی۔
(مجموعہ قوانین اسلامی، باب شوہر کا استطاعت کے باوجود نفقہ نہ دینا، دفعہ نمبر ۷۹، ص ۱۹۸/ جیلہ ناجزہ، باب حکم زوجہ متعنت فی النفقة، ص ۱۶۳)

مالکیہ کا مذہب یہ ہے:

ولها الفسخ ان عجز عن نفقة حاضرة لا ماضية۔

(مختصر الخلیل، باب فی النفقة بالنکاح والملك والقراۃ، ص ۱۷۰)

اس عبارت میں ہے کہ نفقہ نہ دے سکتا ہو تو موجودہ نفقہ کی وجہ سے تفریق کروا سکتی ہے، ماضی کے نفقے سے نہیں۔

وجہ: (۱) لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَ مَن قَدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ

هَٰذَا آيَةُ اللَّهِ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ

عُشْرِ يُشْرًا ۝ (آیت ۷، سورۃ الطلاق ۶۵)

اس آیت میں اشارہ ہے کہ بیوی پر خرچ کرنا چاہئے۔

(۲) اس حدیث میں ہے کہ عورت پر خرچ کرو، جس کا مطلب یہ ہوا کہ خرچ نہ کرے تو

تفریق کروا سکتی ہے:

عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قال قلت یا رسول

اللہ! ما حق زوجۃ أحدنا علیہ؟ قال ان تطعمہا اذا طعمت و

تکسوها اذا اکتسبت واکتسبت ولا تضرب الوجه والا

تقبح ولا تہجر الا فی البیت

(ابوداؤد شریف، باب فی حق المرأة علی زوجها، ص ۳۰۹، نمبر ۲۱۴۲)

(۳) اس حدیث میں بھی ہے:

عن جده معاویة القشیری قال أتیت رسول الله ﷺ قال

فقلت ما تقول فی نسائنا ؟ قال أطعوهن مما تأکلون و

اکسوهن مما تکتسون ولا تضربوهن ولا تقبحوهن۔

(ابوداؤد شریف، باب فی حق المرأة علی زوجها، ص ۳۱۰، نمبر ۲۱۴۲)

اس حدیث میں ہے کہ بیوی کو نان نفقہ دو۔ اور مجبوری ہو تو تفریق کروا سکتی ہے۔

④۔ چوتھا سبب: شوہر نفقہ ادا کرنے سے عاجز ہے

شوہر کے پاس نان نفقہ ہو اور نہ دے تو اس کو شوہر کا نفقہ نہ دینا کہتے ہیں، اور یہاں یہ ہے کہ شوہر کے پاس نفقہ ہے ہی نہیں وہ اس سے عاجز ہے۔ اس صورت میں بھی اگر عورت کے پاس کوئی انتظام نہ ہو اور وہ مجبور ہو تو قاضی سے تفریق کروا سکتی ہے (مجموعہ قوانین اسلامی شوہر کا ادائیگی نفقہ سے عاجز ہونا، دفعہ ۸۰، ص ۱۹۹)

حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے:

ولها الفسخ ان عجز عن نفقة حاضرة لا ماضية۔

(مختصر الخلیل، باب فی النفقة بالنکاح والملك والقراية، ص ۱۷۰)

اس عبارت میں ہے کہ نفقہ نہ دے سکتا ہو تو موجودہ نفقہ کی وجہ سے تفریق کروا سکتی ہے، ماضی کے نفقے سے نہیں۔

وجہ: (۱) اوپر کے جتنے دلائل ہیں انکے علاوہ یہ دلیل ہے:

(۲) سألت سعيد بن المسيب عن الرجل لا يجد ما ينفق على

امراته؟ قال يفرق بينهما قال قلت: سنة؟ قال نعم سنة۔

(مصنف عبد الرزاق، باب الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته، ج

سابع، ص ۷۱، نمبر ۱۲۴۰۵/مصنف ابن أبي شيبة، باب ما قالوا في

الرجل يعجز عن نفقة امرأته يجبر على ان يطلق امرأته ام

لا، واختلافهما في ذلك، ج رابع، ص ۱۷۴، نمبر ۱۹۰۰۶)

اس اثر میں ہے کہ خرچ کرنے کا نہ ہو تو تفریق کر دی جائے گی۔

(۳) عن حماد قال اذا لم يجد الرجل ما ينفق على امراته فرق

بينهما۔

(مصنف عبد الرزاق، باب الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته، ج

سابع، ص ۷۱، نمبر ۱۲۴۰۶)

اس اثر میں ہے کہ خرچ کرنے کا نہ ہو تفریق کر دی جائے گی۔

فائدہ: حنفیہ کا اصل فتویٰ یہ ہے کہ عورت قرض لیتی رہے، اور تفریق نہ کرائی جائے۔

وجہ: (۱) انکی دلیل یہ ہے کہ تفریق کرنے سے شوہر کا نقصان ہے جو نفقہ نہ ادا کرنے

سے زیادہ بڑا نقصان ہے۔ اس لئے تفریق نہیں کی جائے گی اور نفقہ کا نقصان قرض لینے سے پورا ہو جائے گا۔ اس لئے عورت کو کوئی بڑا نقصان نہیں ہو۔

(۲) اثر میں ہے:

عن الحسن قال اذا عجز الرجل عن نفقة امرأته لم يفرق بها. وقال الزهري تستأني به. قال وبلغني ان عمر بن عبد العزيز قال ذلك.

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۹۷ مآ قالوا فی الرجل یعجز عن نفقة امرأته یجبر علی ان یطلق امرأته ام لا واختلافهما فی ذلك، ج رابع، ص ۱۷۵، نمبر ۱۹۰۰۹/۱۹۰۰۸ مصنف عبد الرزاق، باب الرجل لا یجد ما ینفق علی امرأته، ج سابع، ص ۷۱ نمبر ۱۲۴۰۳)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں تفریق نہ کرائے بلکہ عورت شوہر کے ذمے قرض لیتی رہے۔

(۳) حضرت ابوسفیان کی بیوی کی حدیث بھی مستدل بن سکتی ہے جس میں حضرت ابو

سفیان پورا نفقہ نہیں دیتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف.

(بخاری شریف، باب اذا لم ینفق الرجل فللمرأة ان تأخذ بغير

علیه ما یکفیهما وولدها بالمعروف، ص ۸۰۸ نمبر ۵۳۶۴)

(۴) اس دور میں شوہر کے ذمے قرض لینا مشکل ہے اور اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ

سے عورت مجبور ہوتی ہے اس لئے حالات سنگین ہو تو تفریق کرادے۔

⑤۔ پانچواں سبب: بیوی کو سخت مار پیٹ کرتا ہے۔

اگر شوہر بیوی کو برا بھلا کہے، ایسی گالی دے جو عورت کے لئے انتہائی تحقیر اور اذیت کا باعث ہو، یا سخت مار پیٹائی کرے، یا بار بار کرتا رہے جس سے زندگی گزارنا مشکل ہو جائے تو اس کو تفریق کروانے کا حق حاصل ہوگا۔ (مجموعہ قوانین دفعہ ۸۱، ص ۱۹۹)

وجہ: (۱) عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ! ما حق زوجۃ أحدنا علیہ؟ قال ان تطعمها اذا طعمت و تکسوها اذا اکتسیت او اکتسبت و لا تضرب الوجه و لا تقبح و لا تمہجر الا فی البیت۔ (ابوداؤد شریف، باب فی حق المرأة علی زوجها، ص ۳۰۹، نمبر ۲۱۴۲)

(۲) اس حدیث میں بھی ہے:

عن جدۃ معاویۃ القشیری قال أتیت رسول اللہ ﷺ قال فقلت ما تقول فی نسائنا؟ قال أطعموهن مما تأکلون و اکسوهن مما تکسون و لا تضربوهن و لا تقبحوهن۔

(ابوداؤد شریف، باب فی حق المرأة علی زوجها، ص ۳۱۰، نمبر ۲۱۴۳)

ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ عورت کو نہ سخت مار مارے، اور نہ بری گالی دے۔

(۳) اس حدیث میں ہے کہ عورت کو اتنا مارا کہ اس کا بازو توڑ دیا تو حضور ﷺ نے اس کو

عورت کو جدا کرنے کے لئے فرمایا، حدیث یہ ہے:

عن عائشۃ أن حبیبۃ بنت سہل كانت عند ثابت بن قیس بن شماس فضر بہا فکسر بعضها فأتت النبی ﷺ بعد الصبح فاشتکتہ الیہ فدعا النبی ﷺ ثابتاً فقال خذ بعض مالها و

فارقتها فقال ويصلح ذالك يا رسول الله ؛ قال نعم قال فاني
أصدقتهما حديقتين و هما بيدها فقال النبي ﷺ خذهما
ففارقتها ففعل۔ (ابوداود شریف، باب فی الخلع، ص ۳۲۳، نمبر ۲۲۲۸)
(۴) اور آیت میں جو مارنے کا حکم ہے وہ تھوڑا مار ہے جس سے عورت کی اصلاح ہو
جائے، لیکن ایسی مار جو اذیت ناک ہو اور جس سے زندگی گزارنا مشکل ہو جائے ممنوع ہے۔
آیت یہ ہے:

وَالَّذِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ
وَاصْطَبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا ۝ (آیت ۳۴، سورۃ النساء ۴)

کا ترجمہ ہے تھوڑا بہت مار پٹائی کرے اس قول تابعی میں اس کا ثبوت ہے۔
عن قتادة في قوله وَاصْطَبُوهُنَّ (آیت ۳۴، سورۃ النساء ۴) قال
يضرب ضربا غير مبرح۔

(مصنف عبدالرزاق، باب واضربوهن، ج سادس، ص ۳۸۹، نمبر ۱۱۹۲۰)

اس قول تابعی میں ہے کہ ضرب غیر مبرح مارے۔ اور اوپر کی حدیث سے زیادہ مارنے
پر تفریق لے لی۔

⑥۔ چھٹا سبب: شوہر مفقود الخبر ہے

مفقود الخبر: اس غائب کو کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو، اور نہ اس کی موت و حیات کی کوئی خبر ہو۔ اگر کسی خاتون کا شوہر اس طرح لاپتہ ہو تو اس کو قاضی کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔

[۱] اب اگر عورت کے پاس نفقے کا انتظام ہو اور معصیت میں مبتلاء ہونے کا شدید خطرہ ہو تو چار سال تک انتظار کرنے اور شوہر کو تلاش کرنے کی مہلت دی جائے گی۔

[۲] اور اگر عورت کے پاس نفقے کا کوئی انتظام نہ ہو، یا معصیت اور گناہ [زنا] میں مبتلاء ہونے کا خطرہ ہو تو ایک سال تک تلاش کرنے کی مہلت دی جائے گی، اس کے بعد شوہر کے مر جانے کا فیصلہ کیا جائے گا اور عورت کو عدت و فوات چار مہینے دس روز گزار کر پہلے شوہر سے چھٹکارا دے دیا جائے گا۔

[۳] پس اگر اس جستجو کے درمیان شوہر آگیا، یعنی ایک سال کی مہلت کے وقت ایک سال کے اندر، اور چار کی مہلت کے وقت چار سال کے اندر آگیا تو درخواست خارج کر کے بیوی شوہر کو دے دی جائے گی، اور اگر دوسرے شوہر سے شادی کے بعد آیا تب بھی ایک فتویٰ یہی ہے کہ بیوی پہلے شوہر کا ہی ہے۔ (مجموع قوانین اسلامی، دفعہ ۷۷/ص ۱۹۵/جلد ناجزہ، باب حکم زوجہ مفقود، ص ۵۹)

وجہ: (۱) چار سال تک انتظار کیا جائے گا اس کی دلیل یہ قول صحابی ہے:

عن ابی عثمان قال اتت امرأة عمر بن الخطاب قال استهوت
الجن زوجها فامرها ان تتربص اربع سنين ثم امرولى الذی
استهوته الجن ان يطلقها ثم امرها ان تعتد اربعة اشهر
وعشرا۔

(دارقطنی، کتاب النکاح، ج ثالث، ص ۲۱۷، نمبر ۳۸۰۳، سنن للبیہقی، باب

من قال تنتظر اربع سنين ثم اربعة اشهر وعشرا ثم تحل،
ج سابع، ص ۷۳۲، نمبر ۱۵۵۶۶ / مصنف عبدالرزاق، باب التي لا تعلم
مهلك زوجها، ج سابع، ص ۶۴، نمبر ۱۲۳۶۵
اس قول صحابی سے معلوم ہوا کہ چار سال گزار کر موت کا فیصلہ دیا جائے گا۔
(۲) اس قول صحابی میں ہے:

انه شهد ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہ تذاکرا امرأة المفقود
فقالا تربص بنفسها أربع سنين ثم تعتد عدة الوفاة ثم
ذكروا النفقة فقال ابن عمر لها نفقتها لحبسها نفسها عليه.
(سنن للبيهقي، باب من قال تنتظر اربع سنين ثم اربعة اشهر وعشرا ثم تحل، ج
سابع، ص ۷۳۳، نمبر ۱۵۵۶۹)

اس قول صحابی سے معلوم ہوا کہ مفقود کے مال میں سے اس کی بیوی پر خرچ کیا جائے گا۔
(۳) اس تابعی میں بھی ہے:

عن قتادة قال اذا مضت اربع سنين من حين ترفع امرأة
المفقود امرها انه يقسم ماله بين ورثته. (مصنف عبدالرزاق،
باب التي لا تعلم مهلك زوجها، ج سابع، ص ۶۷، نمبر ۱۲۳۷۷)
اس قول تابعی میں بھی ہے کہ چار سال کے بعد موت کا حکم لگایا جائے گا۔ اور مجبوری میں
ایک سال کی مہلت دی جائے گی اس کی دلیل یہ قول تابعی ہے:

(۱) وقال ابن المسيب اذا فقد في الصف عند القتال تربص
امرأته سنة، واشتري ابن مسعود جارية فالتمس صاحبها
سنة فلم يجده. (بخاری شریف، باب حكم المفقود في اهله و
ماله، ص ۹۴۵، نمبر ۵۲۹۲)

اس قول تابعی میں ہے کہ مفقود کی بیوی کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔
(۲) عن ابن المسيب قال اذا فقد في الصف تربصت سنة و

إذا فقد في غير الصف فأربع سنين۔ (مصنف عبد الرزاق، باب

التي لا تعلم مهلك زوجها، ج ٥، ص ٦٤، نمبر ٤٢٣)

اس تابعی میں بھی ہے کہ قتل کے صف میں ہو تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اسی پر قیاس کر کے مجبوری کے وقت ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

[۳] حضرت امام مالک کا مسلک یہ ہے۔ عام حالات میں چار سال کی مہلت دی جائے

اور مجبوری ہو تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ مختصر الخلیل کی عبارت یہ ہے

ولزوجة المفقود: الرفع للقاضي، والوالی، والی الماء، والا

فلجماعة المسلمين فيؤجل الحر أربع سنين ان دامت نفقتها

(مختصر خليل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق المالکی، باب فصل في مسائل

زوجة المفقود، ص ١٦٣)

اس عبارت میں ہے کہ مفقود الخبر کے بارے میں عام حالات میں چار سال کے بعد

موت کا حکم لگایا جائے گا۔

و اعتدت في مفقود المعتك ببن المسلمين بعد انفصال

الصفين۔۔۔ و في الفقد بين المسلمين و الكفار بعد سنة

بعد النظر۔ (مختصر خليل، للعلامة الشيخ خليل بن اسحاق

المالکی، باب فصل في مسائل زوجة المفقود، ص ١٦٣)

اس عبارت میں ہے کہ مسلمانوں کے جنگلوں کے درمیان میں گم ہوا ہو تو صف ختم ہوتے

ہی موت کا حکم لگایا جائے گا۔۔۔ اور مسلمانوں کے درمیان یا کفار کے درمیان گم ہوا ہو تو غور

کرنے کے بعد ایک سال کے بعد موت کا حکم لگایا جائے گا۔

موطاء امام مالک میں قول صحابی یہ ہے:

ان عمر بن الخطاب قال ايما امرأة فقدت زوجها فلم يدر

اين هو فائها تنتظر اربع سنين ثم تعتد اربعة اشهر وعشر

اثم تحل قال مالك وان تزوجت بعد انقضاء عدتها فدخل

بہا ز وجہا او لم یدخل بہا فلا سبیل لزوجہا الاول
الیہا۔ (موطاء امام مالک، باب عدة تفقد زوجها، ص ۵۲۳)
اس قول صحابی میں ہے کہ مفقود کی بیوی کو چار سال کی مہلت دی جائے گی، اور عدت ختم
ہونے کے بعد دوسرے شوہر نے نکاح کیا اور دخول کیا پھر پہلا شوہر آیا تو یہ بیوی پہلے شوہر کو نہیں
ملے گی۔

حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ شوہر کے مرنے کا کوئی قرینہ نہ ہو تو عام حالات میں 120 ایک سو
بیس برس کے بعد شوہر کی موت کا فیصلہ کیا جائے گا۔
قدوری کی عبارت یہ ہے:

فاذا تم له مائة وعشرون سنة من يوم ولد حکمنا بموته، و
اعتدت امراته وقسم ماله بین ورثته الموجودین فی ذالک
الوقت۔ (الشرح الثمیری للقدوری، باب کتاب المفقود، ج
ثانی، ص ۴۲۲، نمبر ۱۶۵۴)

اس عبارت میں ہے کہ ایک سو بیس برس میں موت کا فیصلہ کرے۔ کیوں کہ آدمی زیادہ
سے زیادہ ایک سو بیس برس ہی زندہ رہتا ہے، اس 120 ایک سو بیس برس کے بعد یقینی طور پر کہا جا
سکتا ہے کہ شوہر مر چکا ہوگا۔ امام شافعی کا مسلک بھی یہی ہے، موسوعہ کی عبارت یہ ہے:
لا تعدد امراته [امراة المفقود] ولا تنکح ابدًا حتی یأتیہا
یقین وفاته، ثم تعدد من يوم استیقنت وفاته و ترثه۔
(موسوعہ امام شافعی رحمہ اللہ، باب امرأة المفقود، ج احدى
عشرة، ص ۳۳۰، نمبر ۱۹۶۴)
اس عبارت میں ہے کہ یقین کی خبر جب تک نہ آجائے موت کا فیصلہ نہ کرے۔
وجہ: (۱) انکی دلیل یہ حدیث ہے:

عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله امرأة المفقود
امرأته حتی یأتیہا الخبر۔

(دارقطنی، کتب النکاح، ج ثالث، ص ۲۱۷، نمبر ۳۸۰۴ سنن للبیہقی،

باب من قال امرأۃ المفقود امرأته حتی یأتیہا یقین وفاته، ج
سابع، ص ۷۳۱، نمبر ۱۵۵۶۵)

اس حدیث میں ہے کہ یقینی خبر آنے تک مفقود کی بیوی ہے، اور یقینی خبر نہ آئے تو ایک سو
بیس سال میں ہم عمر مرتے ہیں اس لئے ایک سو بیس سال کے بعد موت کا فیصلہ کیا جائے گا۔
(۲) اس قول صحابی میں بھی اس کا ثبوت ہے:

عن ابن جریج قال بلغنی ان ابن مسعود وافق علیاً علی انہا
تنتظرہ ابدًا۔ (مصنف عبد الرزاق، باب التی لا تعلم مہلک
زوجہ، ج سابع، ص ۶۷، نمبر ۱۲۳۸۱)

اس قول صحابی سے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ مفقود کا انتظار کرے گی۔

(۲) اس قول صحابی میں ہے کہ پہلا شوہر آجائے تو بیوی پہلے شوہر کا ہے۔

عن علی فی امرأۃ المفقود اذا قدم وقد تزوجت امرأته ہی
امرأته ان شاء طلق وان شاء امسک ولا تخیر (سنن للبیہقی،
باب من قال امرأۃ المفقود امرأته حتی یأتیہا یقین وفاته، ج
سابع، ص ۷۳۱، نمبر ۱۵۵۶۲ / مصنف عبد الرزاق، باب یجیء
الاول وقد مات الآخر، ج سابع، ص ۶۸، نمبر ۱۲۳۸۸)

اس قول صحابی میں ہے کہ پہلا شوہر آجائے تو بیوی پہلے شوہر کی ہوگی۔

نوٹ: اس دور میں ملک کی دوری کی وجہ سے شوہر چھپ جاتا ہے، مثلاً بیوی برطانیہ
میں ہے، اور شوہر پاکستان میں ہے، آپس کے اختلاف کی وجہ سے شوہر چھپ گیا اور کوئی پتہ نہیں
دیتا ہے، بعض مرتبہ دوسری شادی کر کے زندگی گزارنے لگتا ہے، اور پہلی بیوی سے کوئی رابطہ نہیں
رکھتا، ایسی صورت میں ان دونوں میں [۱] شقاق بھی ہے، [۲] نفقہ نہ دینا بھی ہے، [۳] حق
زوجیت ادا نہ کرنا ہے [۴] اور مفقود بھی ہے اس لئے قاضی اپنی صواب دید پر جلدی تفریق کر سکتا
ہے۔

④۔ ساتواں سبب: شوہر کا غائب غیر مفقود ہونا

غائب غیر مفقود: وہ ہے کہ جس کا زندہ ہونا معلوم ہو، لیکن اس کا پتہ معلوم نہ ہو، یا پتہ بھی معلوم ہو لیکن نہ بیوی کے پاس آتا ہو نہ اس کو بلاتا ہو اور نہ اس کا نفقہ ادا کرتا ہو، جس سے عورت سخت تنگی اور پریشانی میں مبتلا ہو، ایسی صورت میں عورت اس ظالم شوہر سے نجات کے لئے قاضی کے یہاں تفریق کی درخواست دے سکتی ہے، درخواست کی وصولی کے بعد:

(الف) بیوی کو قاضی حکم کرے گا کہ وہ گواہوں اور حلف کے ذریعہ غائب شوہر سے اپنا نکاح اور اس پر نفقہ کا وجوب ثابت کرے، اس طرح کہ وہ مجھ کو نفقہ دیکر نہیں گیا ہے، اور نہ اس نے نفقہ بھیجا ہے، نہ یہاں کوئی انتظام کیا ہے، نہ میں نے معاف کیا ہے۔

(ب) نکاح اور وجوب نفقہ کے ثبوت کے بعد قاضی اس شخص کے پاس حکم بھیجے کہ یا تو خود حاضر ہو کر اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو، یا اس کو بلا لو (بشرطیکہ عورت کے وہاں جانے میں کوئی خطرہ نہ ہو) یا وہیں سے انتظام کر دو، ورنہ اس کو طلاق دے دو، اگر تم نے ان باتوں میں سے کوئی بات نہ کی تو پھر ہم خود تم دونوں میں تفریق کر دیں گے۔

قاضی اپنا یہ حکم دو ثقہ آدمیوں کے ذریعہ اس کے پاس بھیجے، اس طرح کہ حکم نامہ حوالہ کرنے سے پہلے ان کو پڑھ کر سنا دے اور حوالہ کرتے ہوئے کہے کہ غائب شوہر کے پاس لے جاؤ اور اس سے جواب طلب کرو۔ جو کچھ وہ تحریری یا زبانی جواب نفی یا اثبات میں دے اس کو خوب محفوظ رکھنا تاکہ واپس آ کر اس پر شہادت دے سکے، اگر وہ کچھ جواب نہ دے تو اسی کی شہادت دینا، (زبانی جواب احتیاط کے طور پر لکھ لے تاکہ اس پر شہادت دے سکے)۔ اگر غائب ایسی جگہ رہتا ہے جہاں آدمی بھیجنے کا انتظام ممکن نہ ہو تو مجبوری کے وقت ڈاک کے ذریعہ حکم بھیجنا بھی کافی ہے، اور وہ نہ ہو سکے تو فون کرے (بشرطیکہ کہ شوہر کی آواز پہچانتا ہو، اور یہ یقین ہو کہ یہ

اسکے شوہر کی آواز ہے)، یا e mail کرے، یا فاکس کرے، اور وہ بھی نہ ہو سکے تو اخبار میں ایک دو بار اشتہار دے۔ حاصل یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح شوہر کو اس کا علم ہو کہ میری بیوی نے تفریق کی درخواست دی ہے، اور اس بارے میں شوہر کا جواب، اور رجحان معلوم کرے، اور شکایت کے دفعیہ کا پورا موقع دے۔ اب اگر شوہر نے قاضی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیوی کے نان نفقہ کی ادائیگی شروع کر دی، یا کسی عزیز واقارب، یا اجنبی شخص نے عورت کے نفقہ کی کفالت کر لی تو فہما، اور اگر یہ تمام حربے ناکام ہو گئے اور عورت کی کفالت کی کوئی صورت نہیں رہی تو قاضی اب سے مزید ایک ماہ یا اپنی صوابدید پر اس سے کچھ زیادہ دن کی مہلت دینے کے بعد عورت کے مطالبہ پر تفریق کر دے، اور یہ تفریق طلاق رجعی قرار پائے گی، اب عورت عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۸، ص ۱۹۷/ حیلہ ناجزہ، باب حکم زوجہ غائب غیر مفقود، ص ۷۷)

وجہ: (۱) اس قول صحابی میں اس کا ثبوت ہے

ناعبید اللہ بن عمر عن نافع قال كتب عمر الى أمراء الاجناد
فيمن غاب عن نسائه من أهل المدينة فامرهم أن يرجعوا
الى نساءهم اما ان يفارقوا واما ان يبعثوا بالنفقة فمن فارق
منهم فليبعث بنفقة ما ترك

(مصنف ابن ابی شیبہ، من قال علی الغائب نفقة فان بعث والا
طلق، ج رابع، ص ۱۷۵، نمبر ۱۹۰۱۳ / مصنف عبد الرزاق، باب
الرجل يغيب عن امراته فلا ينفق عليها، ج سابع، ص ۷۰، نمبر
۱۲۳۹۴)

اس قول صحابی میں ہے کہ نفقہ دے، یا تفریق کرے۔

اس صورت میں [۱] شقاق ہے۔ [۲] حق زوجیت کی ادائیگی نہیں ہے۔ [۳] نان نفقہ کی ادائیگی نہیں ہے، اس لئے اس کی اصلاح کی صورت نہ ہونے پر قاضی تفریق کروا سکتا ہے، ان سب کے دلائل اوپر گزر چکے ہیں۔

⑧۔ آٹھواں سبب: اختلاف دارین کی وجہ سے حق زوجیت ادا نہ کر سکرنا

یہاں اختلاف دارین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک دارالاسلام ہو اور دوسرا دارالحرب ہو، بلکہ مطلب یہ ہے کہ دو ملکوں کے درمیان ویزے کا سسٹم ہو، اور ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے میاں بیوی کا ایک ساتھ گزارنا مشکل ہو، مثلاً بیوی برطانیہ کی ہے، اس کی شادی ہندوستانی لڑکے کے ساتھ ہوئی، لیکن اب ویزا نہیں مل رہا ہے، اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا ہے اور خلع کے لئے بھی تیار نہیں ہے تو، تفریق کرانے کی گنجائش ہوگی۔

وجہ: (۱) نان و نفقہ بھی ادا نہیں ہو رہا ہے، اور حق زوجیت بھی ادا نہیں ہو رہا ہے، اس لئے اوپر کے دلائل سے تفریق کی گنجائش ہوگی۔

(۲) اس آیت میں اس کا اشارہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ
إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَأَتَوْهُنَّ مِمَّا
أَنْفَقُوا ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ۔ (آیت ۱۰، سورۃ الممتحنہ ۶۰)

اس آیت میں ہے کہ عورت دارالحرب سے ہجرت کر کے دارالاسلام آئے تو اس کو واپس نہ کرے، بلکہ اس سے نکاح کر لے، یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ میاں بیوی کا نکاح ٹوٹ چکا ہو، اس آیت کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف دارین سے نکاح ٹوٹ سکتا ہے، یا تفریق کروائی جاسکتی ہے، کیونکہ اب حقوق زوجین ادا نہیں ہو سکتے۔

⑨۔ نواں سبب: شوہر کا وطی پر قادر نہ ہونا یعنی عنین ہونا کوشش کے باوجود وطی پر قدرت نہ ہو

وطی پر قدرت نہ ہونے کی متعدد صورتیں ہیں:

[۱] ذکر کٹا ہوا ہے [مقطوع الذکر ہے]

[۲] آلت تناسل اتنا چھوٹا ہے کہ اس کے باعث وہ صحبت پر قادر نہیں ہے۔

[۳] آلت تناسل موجود ہے لیکن کسی مرض کے باعث عورت سے جماع پر قادر نہیں ہے، تو

ان تمام صورتوں میں عورت کو قاضی کے ذریعہ نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ پہلی اور دوسری صورت میں قاضی فوراً نکاح ختم کر دے گا، کیونکہ ذکر ہی نہیں ہے اس لئے علاج کی مہلت دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور تیسری صورت میں [عنین میں] ایک قمری سال تک علاج کی مہلت دے گا، علاج کے بعد بھی جماع پر قادر نہ ہو سکا تو عورت کے مطالبہ پر فوراً قاضی نکاح فسخ کر دے گا۔ (مجموع قوانین اسلامی، دفعہ ۷۴، ص ۱۹۳/ حیلہ ناجزہ، باب حکم زوجہ عنین، ص ۴۳)

وجہ: (۱) عنین کے بحث میں سارے دلائل گزر چکے ہیں:

(۲) یہ اثر بھی ہے:

عن عمر بن الخطاب انه قال في العنين يوجل سنة فان قدر

عليها والا فرق بينهما ولها المهر وعليها العدة.

(سنن للبيهقي، باب اجل العنين ج ۳، ص ۳۶۸، نمبر ۱۴۲۸۹/ مصنف عبد

الرزاق، باب اجل العنين، ج ۶، ص ۲۰۰، نمبر ۷۶۲/۱۰ دار قطنی، کتاب

النکاح، ج ۳، ص ۲۱۱، نمبر ۷۶۹/ ۳)

اس قول صحابی سے معلوم ہوا کہ حاکم کے پاس معاملہ لے جانے کے وقت سے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اس مدت میں صحبت کے قابل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ عورت کے مطالبے پر تفریق کر دی جائے گی۔ پھر عورت کو مہر بھی ملے گا اور اس پر عدت بھی لازم ہوگی۔ کیونکہ خلوت صحیح ہو چکی ہے۔ (۳) اس قول صحابی میں عبد اللہ ابن مسعود کا قول ہے:

ان عمر و ابن مسعود قضيا بانها تنتظر به سنة ثم تعتد بعد

السنة عدة المطلقة وهو احق بامرها في عدتها

(مصنف عبد الرزاق، باب اجل العنين، ج سادس، ص ۲۰۰، نمبر ۱۰۷۶۴)

مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۶۳ اما قالوا في امرأة العنين اذا فرق بينهما

عليها العدة؟، ج رابع، ص ۱۵۴، نمبر ۱۸۷۹۶)

اس اثر میں ہے کہ ایک سال کی مہلت دے جائے پھر تفریق کرادی جائے۔

⑩۔ دسواں سبب: شوہر کا مجنون ہونا

شوہر کے جس جنون سے بیوی کے جسم و جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے وہ جنون موجب تفریق ہے۔ لیکن شوہر کو قاضی علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دیگا، اس کے بعد بھی افاقہ نہ ہوا اور بیوی علیحدگی چاہے تو قاضی تفریق کر دے گا۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۶، ص ۱۹۵/حیلہ ناجزہ، باب حکم زوجہ مجنون، ص ۵۱)

وجہ: (۱) ان بیماریوں کی وجہ سے استفادہ مشکل ہوگا جو اصل مقصود ہے۔ اس لئے شوہر کو جدا کرنے کی اجازت ہوگی اسی طرح عورت کو بھی گنجائش ہوگی کہ وہ نکاح فسخ کر والے۔ (۲) حضور ﷺ نے برص کی وجہ سے بیوی کو علیحدہ کیا تھا:

عن ابن عمر ان النبی ﷺ تزوج امرأة من بنی غفار فلما ادخلت علیه رای بکشحها بیاضاً فناء عنها وقال ارخی علیک فخلی سبیلها ولم یأخذ منها شیئاً۔

(سنن للبیہقی، باب ما یرد بہ النکاح من العیوب، ج ۳، ص ۳۲۸، نمبر ۱۴۲۲۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیب کی وجہ سے بیوی کو علیحدہ کر سکتے ہیں

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله اجتنبوا فی النکاح اربعة الجنون والجذام والبرص۔

(دارقطنی، کتاب النکاح، ج ۳، ص ۳۲۸، نمبر ۳۶۲۸)

(۴) عن سعید بن المسیب قال قضی عمر رضی اللہ عنہ فی البرصاء والجذام والمجنونة اذا دخل بها فرق بینہما والصداق لہا لمسیسہ ایاہا وھولہ علی ولیہا۔

(دارقطنی، کتاب النکاح، ج ۳، ص ۱۸۷، نمبر ۳۶۳۱، سنن للبیہقی، باب

ما یرد بہ النکاح من العیوب، ج ۳۹، ص ۱۴۲۳، نمبر ۱۴۲۳۳
اس قول صحابی سے معلوم ہوا کہ ان عیوب کی وجہ سے میاں بیوی میں تفریق کی جاسکتی ہے۔

(۵) اس حدیث میں بھی ہے:

سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ ﷺ لا عدوی ولا طیرۃ
ولا ہامة ولا صفرو فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔
(بخاری شریف، باب الجذام، ص ۱۰۰۹، نمبر ۵۷۰۷)

اس حدیث میں ہے کہ جذام سے شیر کی طرح بھاگو، جس سے اشارہ ہے کہ جس مرد یا عورت کو جذام ہو اس کو جدا کر سکتے ہو۔

(۶) شوہر کو امساک بالمعروف کرنا چاہئے، اور ان بیماری کی وجہ سے وہ نہ کر سکا تو احسان کے ساتھ چھوڑ دینا چاہئے، اس آیت میں اس کا ثبوت ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ فَاِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَشْرِيحًا بِاِحْسَانٍ
(آیت ۲۲۹، سورۃ البقرۃ ۲)

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَبَّغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاِمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ اَوْ
سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِتَعْتَدُوْا
(آیت ۲۳۱، سورۃ البقرۃ ۲)

ان آیتوں میں ہے کہ امساک بالمعروف نہ کر سکو تو احسان کے ساتھ چھوڑ دو۔ اور شوہر احسان کے ساتھ نہیں چھوڑتا تو قاضی اس کا قائم مقام ہو کر تفریق کروائے گا۔

⑪۔ گیارہواں سبب: شوہر جذام، برص، یا اس جیسے موذی مرض میں مبتلا ہے

اگر شوہر جذام، برص، یا اس جیسے موذی مرض میں نکاح کے بعد مبتلاء ہوا تو عورت کی درخواست پر قاضی تحقیق حال اور ثبوت شرعی کے بعد شوہر کو ایک قمری سال علاج کی مہلت دیگا، اس کے بعد بھی اگر افاقہ نہ ہوا اور بیوی پھر تفریق کا مطالبہ کرے تو قاضی تفریق کر دیگا۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۵، ص ۱۹۴)

وجہ: اس کی دلیل مجنون کے تحت میں گزر چکی ہے۔ وہاں دیکھیں۔

اگر شوہر نکاح سے پہلے ان امراض میں مبتلاء تھا اور عورت کو بھی پہلے سے اس کا علم تھا، اس کے باوجود عورت نے نکاح کیا تو اب اسے تفریق کے مطالبے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

وجہ: (۱) مرض کو جانتے ہوئے نکاح کیا ہے اس لئے عورت اس مرض اور اس کے نقصان سے راضی تھی اس لئے اب اس کو تفریق کا حق حاصل نہیں ہوگا۔
(۲) اس قول تابعی میں اس کا ثبوت ہے:

قلت عطاء رأيت ان أقدمت امرأة على رجل و هي تعلم انه
لا يأتي النساء ؟ قال ليس لها كلامه و لا خصومته هو أحق
بها۔ (مصنف عبد الرزاق، باب المرأة تنكح الرجل و هي
تعلم أنه عنين، ج ۶، ص ۲۰۲، نمبر ۱۰۷۷۳)

اس قول تابعی میں ہے کہ پہلے سے عنین ہونا معلوم ہو پھر بھی نکاح کیا تو اب اس کو تفریق کا حق نہیں ہوگا، اسی طرح یہ امراض ہونا معلوم ہو تو اس کو تفریق کا حق نہیں ہوگا۔
لیکن اگر عورت کو اس کا علم نہیں تھا اور شادی ہو گئی تو عورت کو قاضی کے یہاں درخواست دیکر نکاح فسخ کرانے کا حق ہوگا، اس کی دلیل مجنون کے تحت میں گزر چکی ہے۔

⑫۔ بارہواں سبب: غیر کفو میں نکاح کر دیا

غیر کفو میں نکاح کی کئی صورتیں ہیں اور ہر ایک کا الگ الگ حکم ہے اس کو دیکھیں:

[۱] باپ یا دادا پورے ہوش حواس کی حالت میں اور پوری خیر خواہی، دور بینی اور عاقبت اندیشی کے ساتھ نابالغ اولاد کی مصالحہ اور اس کی بھلائی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا نکاح ایسی جگہ کر دیں جو معاشرت میں اس کا ہم پلہ نہ ہو تو اس کا نکاح منعقد ہوگا اور لازم بھی رہے گا۔ (مجموع قوانین اسلامی، دفعہ ۶۹، ص ۱۸۸)

وجہ: (۱) باپ اور دادا کو نابالغ اولاد کے نکاح کرانے کا حق ہے، اور مصلحت اور خیر خواہی کو سامنے رکھتے ہوئے نکاح کیا ہے اس لئے یہ نکاح منعقد ہوگا، اور فسخ کرانے کا حق بھی نہیں ہوگا، ہاں نفقہ ادا نہ کرتا ہو، یا حق زوجیت ادا نہ کرتا ہو، یا شقاق ہو تو ان بنیادوں پر قاضی سے تفریق کرا جاسکتا ہے کفو کی بنیاد پر نکاح فسخ نہیں کرا سکتا۔ کیونکہ ان دونوں میں شفقت کامل بھی ہے اور عقل کامل بھی ہے

(۲) اس قول تابعی میں ہے۔ عن عطاء انه اذا انكح الرجل ابنة الصغیر فنكاحه جائز ولا طلاق له۔

(سنن للبیہقی، باب الاب یزوج ابنة الصغیر، ج ۱، ص ۲۳۲، نمبر ۱۳۸۱۷ / مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲ فی رجل یزوج ابنة وهو صغیر من اجازة، ج ۳، ص ۴۹، نمبر ۱۶۰۰۹)

اس قول تابعی میں ہے کہ باپ نے نابالغ بیٹی کی شادی کرائی تو اس کو طلاق دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یعنی خیار بلوغ نہیں ملے گا۔ اور اسی میں دادا بھی داخل ہوگا۔

(۳) حضرت ابو بکرؓ نے اپنی نابالغہ لڑکی حضرت عائشہؓ کی شادی حضور ﷺ سے کروائی

اور ہو بھی گئی۔

عن عائشة ان النبی ﷺ تزوجها وهي بنت ست سنين
وادخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت عنده تسعا (بخاری
شریف، باب النکاح الرجل ولده الصغار ص ۷۷۱ نمبر ۵۱۳۳ /
مسلم شریف، باب جواز تزویج الاب البکر الصغیرة ص ۲۵۶
نمبر ۳۴۲۲ / ۱۴۸۱)

اس حدیث میں چھ سال کی نابالغ لڑکی کی شادی باپ نے کروائی اور نکاح ہو گیا۔
[۲] بالغ لڑکا اپنا نکاح ایسی جگہ کر لے جو معاشرت میں اس سے بہت نیچے ہو۔ تب بھی
اس کا نکاح منعقد ہوگا، اور لازم بھی ہوگا، کفو کی بنیاد پر ولی اس کی تفریق نہیں کر سکتا۔
وجہ: (۱) بالغ لڑکے کو اپنا نکاح کرنے کا حق ہے، اس لئے اس کو فسخ نہیں کرایا جاسکتا ہے۔
(۲) جب بالغ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے تو لڑکا کیوں نہیں کر سکتا۔ لڑکی کی دلیل آگے
آ رہی ہے

[۳] باپ دادا کے علاوہ دوسرا ولی نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح ایسی جگہ کر دے جو
معاشرت میں اس کے مساوی نہ ہو، تو یہ نکاح ہی منعقد نہیں ہوگا۔
وجہ: (۱) کیونکہ باپ دادا کے علاوہ ولیوں کو کفو میں نکاح کرانے کا اختیار ملتا ہے، اس لئے
غیر کفو میں نکاح کرانے سے منعقد ہی نہیں ہوگا۔

(۲) بیوی اور شوہر کی طبیعت ملنی ضروری ہے۔ اور یہ کفو ہوتا ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے
کفو میں شادی کرنا چاہئے۔ البتہ غیر کفو میں شادی کرے تو صحیح ہے، لیکن تفریق کا حق ہوگا۔

(۳) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ لا تنكحوا
النساء الا الاكفاء ولا يزوجهن الا الاولياء، ولا مهر دون
عشرة دراهم۔

(دارقطنی، باب کتاب النکاح، ج ثالث، ص ۱۷۳، نمبر ۳۵۵۹ / سنن بیہقی،
باب اعتبار الکفائة، ج سابع، ص ۲۱۵، نمبر ۷۶۰ / ۱۳) اس حدیث میں
ہے کہ کفو میں ہی شادی کرے۔

(۴) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ تخيروا لنطفكم وانكحوا الاكفاء وانكحوا اليهم۔

(ابن ماجہ شریف، باب الاكفاء ص ۲۸۱ نمبر ۱۹۶۸/دار قطنی، کتاب النکاح ج ثالث ص ۲۰۷ نمبر ۳۷۶)

اس حدیث میں بھی ہے کہ کفو میں نکاح کرو، جس کا مطلب یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کیا تو تفریق کرانے کا حق ہوگا۔

(۵) کتب عمر بن عبد العزیز فی الیتیمین اذا زوجا وهما صغیران انهما بالخیار۔

(۶) دوسری روایت میں ہے:

عن ابن طائوس عن ابيه قال فی الصغیرین هما بالخیار اذا شبّا

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۰ الیتیمۃ تزوج وهی صغیرۃ من قال لها الخیار ج ثالث ص ۴۸۸، نمبر ۱۵۹۹۵/۱۵۹۹۸)

اس قول تابعی میں ہے کہ یتیمی اور یتیمہ کی شادی کرائی۔ یتیمہ کے والد کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے اس کے علاوہ نے ہی شادی کرائی ہوگی۔ اس لئے ان کو اختیار فسخ ملے گا۔

[۴] باپ دادا اپنی بے غیرتی، لاپرواہی، یا لالچ وغیرہ کی وجہ سے نابالغ لڑکا، یا لڑکی کے مصالح اور اس کی بھلائی کو پیش نظر رکھے بغیر یا نشہ کی حالت میں اس کا نکاح ایسی جگہ کر دے جو اس کے ہم پلہ نہ ہو، تو اس کا نکاح ہی نہیں ہوگا۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۶۹، ص ۱۸۹)

وجہ: (۱) باپ دادا کو مصلحت کے لئے نکاح کرانے کا حق دیا گیا ہے، اور یہاں ظاہری مصلحت کے خلاف کیا اس لئے یہ نکاح ہی نہیں ہوگا۔

(۲) اس حدیث میں اس کا ثبوت ہے۔

عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی ﷺ فذکرت ان ابأها زوجها وهی کارهۃ فخیرها النبی ﷺ۔

(ابوداؤد شریف، باب فی البکر یزوجها ابوہا ولا یستامرہا ص ۲۹۲ نمبر ۲۰۹۶/۲ دارقطنی، کتاب النکاح ج ثالث، ص ۱۶۳، نمبر ۳۵۱۷)
اس حدیث میں ہے کہ رشتہ مناسب نہیں تھا تو حضور ﷺ نے نکاح کے توڑنے کا اختیار

دیا

(۳) اس حدیث میں ہے کہ نکاح کو توڑ دیا:

عن ابی ہریرۃ ان خنساء بنت خدام انکحها ابوہا وھی
کارہۃ فأتت النبی ﷺ فذکرت ذالک لہ، فرد نکاحها،
فتزوجها ابو لبابة بن عبد المنذر۔

(دارقطنی، کتاب النکاح، ج ثالث، ص ۱۶۲، نمبر ۳۵۱۳)

اس حدیث میں ہے کہ رشتہ مناسب نہیں تھا تو حضور نے اس کے نکاح کو توڑ دیا۔

[۵] بالغ لڑکی اپنا نکاح ولی کی رضامندی کے بغیر غیر کفو میں کر لے تو نکاح منعقد ہو جائے گا، لیکن ولی عصبہ کو قاضی کے ذریعہ تفریق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن یہ حق اس وقت تک رہے گا جب تک کہ ولادت نہ ہوئی ہو، یا حامل ظاہر نہ ہوا ہو، کیونکہ اس کے بعد نکاح توڑنے میں بچے کا نقصان ہے۔

وجہ: (۱) لڑکی عاقلہ بالغہ ہے اور آزاد ہے اس لئے اپنا نکاح خود کرنے کا حق ہے، لیکن کفو میں نہ ہونے کی وجہ سے ولیوں کو عار محسوس ہو سکتا ہے اس لئے اس عار کو دفعہ کرنے کے لئے قاضی کے ذریعہ تفریق کرانے کا حق ہوگا۔

(۲) آیت سے پتہ چلتا ہے کہ خود وہ نکاح کر سکتی ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ
أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

(آیت ۲۳۲، سورۃ البقرۃ ۲)

اس آیت میں ہے کہ عورتیں خود شادی کریں تو اے اولیاء تم ان کو مت روکو۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ بغیر اولیاء کے خود شادی کر سکتی ہیں

(۳) حدیث میں بھی اس کا ثبوت ہے:

ان ابأهريقة ان النبي ﷺ قال لا تنكح الايم حتى تستأمر ولا تنكح البكر حتى تستأذن قالوا يا رسول الله ﷺ كيف اذنها؟ قال ان تسكت.

(بخاری شریف، باب لا ینکح الاب وغیره البکر والثیب الا برضاها، ص ۷۷۱، نمبر ۵۱۳۶ / مسلم شریف، استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت، ص ۴۵۵، نمبر ۱۴۱۹ / ۳۴۷۳ / ابوداؤد شریف، باب فی الاستیہار، ص ۲۹۲، نمبر ۲۰۹۲ / ترمذی شریف، باب ما جاء فی استیہار البکر والثیب، ص ۲۱۰، نمبر ۱۱۰۷)

اس حدیث میں ہے کہ ثیبہ اور باکرہ سے جب تک اجازت نہ لے لی جائے تب تک نکاح نہ کیا جائے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اصل حق عورت کو ہے۔ اس لئے بغیر ولی کے بھی وہ شادی کر لے تو شادی ہو جائے گی

(۴) دوسری حدیث میں ہے:

عن خنساء بنت حزام الانصارية ان ابأها زوجها وهی ثیب فکرهت ذلک فأتت رسول الله ﷺ ففرد نکاحه (بخاری شریف، باب اذ زوج الرجل ابنته وهی کارهه فنکاحه مردود، ص ۷۷۱، نمبر ۵۱۳۸ / ابوداؤد شریف، باب فی الثیب ص ۲۹۳ نمبر ۲۱۰۱)

اس حدیث میں ثیبہ عورت کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کیا تو آپ ﷺ نے اس کو رد کر دیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ نکاح کا اصل حق عورت کو ہے۔

لیکن غیر کفو میں نکاح کرنے سے اولیاء کو تفریق کرانے کا حق ہوگا اس کا ثبوت اس

حدیث میں ہے

(۵) حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوگا:

عن عائشة قالت قال رسول الله إيماءة نكحت بغير إذن
موا إليها فنكاحها باطل ثلاث مرات فإن دخل بها فالمهر لها
بما أصاب منها فإن تشاجر أو فالسلطان ولي من لا ولي له۔

(ابوداؤد شریف، باب فی الولی ص ۲۹۱ نمبر ۲۰۸۳)

(۶) اور ترمذی میں اس طرح عبارت ہے:

عن ابی موسی قال قال رسول الله ﷺ لا نکاح الا بولی۔

(ترمذی شریف، باب ما جاء لا نکاح الا بولی، ص ۲۰۸، نمبر ۱۱۰۱ ابن

ماجر شریف، باب لا نکاح الا بولی، ص ۲۶۹، نمبر ۱۸۷۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔

[۶] بالغ لڑکی اور ولی دونوں نے بشرط کفائت نکاح کیا یا شوہر کے ایسے بیان پر جس میں
اس نے اپنے کو کفو ظاہر کیا، اس کو کفو سمجھ کر نکاح کیا گیا، اور بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ کفو نہیں ہے تو ان
صورتوں میں ولی اور اس بالغہ دونوں کو اختیار کفائت حاصل ہوگا اور قاضی کے ذریعہ نکاح فسخ کرایا
جاسکے گا۔

وجہ: (۱) کیونکہ اس نے دھوکا دیا ہے، اور حقیقت میں لڑکی یا ولی راضی نہیں تھے۔

(۲) اس اثر میں اس کا ثبوت ہے:

عن الثوری قال لو ان رجلا أتى قوما فقال انی عربی فتزوج

الیهم فوجدوه مولی، کان لهم أن یردوا نکاحه، وان قال أنا

مولی فوجدوه نبطیا رد النکاح۔

(مصنف عبدالرزاق، باب الا کفاء، ج سادس، ص ۱۲۳، نمبر ۱۰۳۶۸)

اس قول تابعی میں ہے کہ دھوکا دیکر نکاح کیا تو نکاح توڑوانے کا حق حاصل ہے۔

[۷] باپ یا دادا نابالغ اولاد کا نکاح کفائت کی شرط پر یا کفائت کے بارے میں فریق

ثانی کے بیان پر اعتماد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر دیں، پھر اس کے خلاف ظاہر ہو تو باپ دادا کو
عدم کفائت کی بنیاد پر قاضی کے ذریعہ تفریق کا حق حاصل ہوگا، بلکہ اولاد (جس کا نکاح باپ دادا

نے کیا ہے) اگر بالغ ہو چکی ہے اور اس کے بلوغ سے پہلے باپ دادا نے عدم کفایت ظاہر ہونے کے بعد اس نکاح پر رضامندی ظاہر نہیں کی تو اولاد کو بھی عدم کفایت کی بنیاد پر قاضی کے ذریعہ حق تفریق حاصل ہوگا۔، البتہ عدم کفو کی بنا پر ولادت نہ ہونے تک، یا حمل ظاہر نہ ہونے تک تفریق کا حق حاصل ہوگا، کیونکہ اس کے بعد بچے کا نقصان ہے۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۰، ص ۱۹۰)

وجہ: اس کی دلیل وہی ہے جو نمبر ۶ میں گزرا کہ دھوکا دیا ہے، اس لئے تفریق کرانے کا حق ہوگا۔

(۱۳)۔ تیر ہواں سبب: مہر میں غیر معمولی کمی کردی

بالغہ لڑکی نے اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر ایسے مہر پر کر لیا جو مہر مثل سے بہت کم ہے تو ولی عصبہ کو حق ہوگا کہ مہر مثل پورا کرائے، اگر شوہر مہر مثل پورا کرنے پر راضی نہ ہو تو ولی قاضی کے ذریعہ تفریق کرا سکتا ہے۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۱، ص ۱۹۱)

وجہ: عرب میں مہر مثل سے بہت کم ہونا عار کی چیز ہے اس لئے ولی کم مہر سے راضی نہیں ہوگا اس لئے عار کو دور کرنے کے لئے تفریق کروا سکتا ہے۔

⑬۔ چودھواں سبب: مرد نے اپنی حالت کے بارے میں

عورت کو دھوکہ میں ڈال کر نکاح کر لیا

اگر کسی نے اپنے خاندان، عقیدہ، یا اپنی مالی حالت یعنی مہر و نفقہ پر قدرت کے بارے میں غلط بیانی کی اور لڑکی والوں کو دھوکہ میں ڈال کر نکاح کر لیا تو عورت کو قاضی کے ذریعہ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق ہوگا، اور قاضی اس بنیاد پر ثبوت شرعی کے بعد تفریق کر سکتا ہے۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۸۳، ص ۲۰۲)

وجہ: عن الثوری قال لو ان رجلا أتى قوما فقال انی عربی فتزوج

الیهم فوجدوه مولی، کان لهم أن یردوا نکاحه، وان قال أنا

مولی فوجدوه نبطیا رد النکاح۔ (مصنف عبد الرزاق، باب

الأكفاء، ج سادس، ص ۱۲۲، نمبر ۱۰۳۶۸)

اس قول تابعی میں ہے کہ دھوکا دیکر نکاح کیا تو نکاح توڑوانے کا حق حاصل ہے۔

⑮۔ پندرہواں سبب: خیار بلوغ

نابالغ لڑکا، یا نابالغہ لڑکی کا نکاح باپ اور دادا کے علاوہ کوئی دوسرا ولی کفو میں بھی کر دے تو بالغ ہونے پر دونوں کو خیار بلوغ حاصل ہوگا، خواہ نکاح باقی رکھیں یا قاضی کے ذریعہ فسخ کرالیں۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۷۲، ص ۱۹۲)

وجہ: (۱) باپ اور دادا کے علاوہ میں یا تو عقل ناقص ہوگی مثلاً ماں ولیہ بنے تو شفقت کاملہ ہے لیکن عقل ناقص ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ صحیح جگہ پر نکاح نہیں کرایا۔ اس لئے نکاح توڑنے کا حق دیا جائے گا۔ اور قاضی، بھائی، چچا یا چچا زاد بھائی نے شادی کرائی تو ان لوگوں میں عقل تو ہے لیکن شفقت کاملہ نہیں ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ صحیح جگہ پر نکاح نہیں کرایا۔ اس لئے بالغ ہونے کے بعد نکاح توڑنے کا حق ہوگا، اور فطرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسرے کے دئے ہوئے زندگی کے ساتھی کو تبدیل کا اختیار ہو

(۲) قول تابعی میں اس کا ثبوت ہے:

کتب عمر بن عبد العزیز فی الیتیمین اذا زوجا وهما
صغیران انهما بالخیار۔

(۳) دوسری روایت میں ہے:

عن ابن طاؤس عن ابیه قال فی الصغیرین هما بالخیار اذا
شبا (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۰ الیتیمۃ تزوج وهی صغیرۃ من
قال لهما الخیار ج ثالث، ص ۴۳۸، نمبر ۱۵۹۹۵/۱۵۹۹۸)

اس قول تابعی میں ہے کہ یتیم کو اور یتیمہ کو شادی کرائی۔ یتیمہ کے والد کا انتقال ہو گیا ہے
اس لئے اس کے علاوہ نے ہی شادی کرائی ہوگی۔ اس لئے ان کو خیار ملے گا۔

①۶۔ سولہواں سبب: حرمت مصاحرت کی وجہ سے تفریق

اگر بیوی نے دعویٰ کیا کہ شوہر کے مرد اصول و فروع میں سے کسی نے اسے شہوت کے ساتھ چھو یا ہے، یا شوہر نے میرے اصول و فروع مؤنث میں سے کسی کو شہوت کے ساتھ مس کیا ہے اور شوہر نے بیوی کے اس بیان کی تصدیق کر دی یا شوہر کے انکار کی صورت میں بیوی نے قاضی کی عدالت میں گواہوں کے ذریعہ دعویٰ کو ثابت کر دیا تو زوجین کے درمیان دائمی حرمت پیدا ہوگئی اب شوہر کی ذمہ داری ہے کہ بیوی کو یہ کہہ کر کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا، علیحدہ کر دے، اس طرح کے چھوڑ دینے کو شریعت میں ”متارکت“ کہتے ہیں۔ اگر شوہر اپنی تصدیق یا بیوی کے گواہ پیش کر دینے کے باوجود متارکت سے گریز کرے تو قاضی نیابتہ عن الزوج تفریق کر دے گا، اور یہ تفریق ظاہراً و باطناً دونوں طرح نافذ ہوگی۔ اور اگر شوہر نے بیوی کے دعویٰ حرمت مصاحرت کو تسلیم نہیں کیا اور عورت گواہ بھی پیش نہ کر سکی تو قاضی مقدمہ کو خارج کر دے گا۔ (مجموعہ قوانین اسلامی، دفعہ ۸۴، ص ۲۰۳/ حیلہ ناجزہ، باب حرمت مصاحرت، ص ۱۶۸)

حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ:

[۱] شہوت کے ساتھ عورت کو چھونے سے،

[۲] شہوت کے ساتھ بوسہ لینے سے

[۳] شہوت کے ساتھ شرمگاہ کے اندر کے حصے کو دیکھنے سے بھی حرمت مصاحرت ثابت

ہو جائے گی

[۴] اور زنا سے

[۵] اور نکاح سے بھی حرمت مصاحرت ثابت ہو جائے گی۔

وجہ: (۱) انکی دلیل یہ حدیث مرسل ہے:

عن ابی ہانی قال قال رسول اللہ من نظر الی فرج امرأۃ لہ

تحل له امها ولا ابنتها۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۸ الرجل یقع
 علی ام امرأته او ابنة امرأته ما حال امرأته، ج ثالث، ص
 ۴۶۹، نمبر ۱۶۲۲۹/ سنن للبیہقی، باب الزنا لا یحرم الحلال، ج
 سابع، ص ۲۷۶، نمبر ۱۳۹۶۹)

اس حدیث مرسل سے پتہ چلا کہ اجنبی عورت کا فرج دیکھ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو
 جائے گی۔

(۲) عن مکحول قال: جرد عمر بن الخطاب جارية فنظر اليها
 ثم سأله بعض بنيها أن يهبها له؛ فقال إنها لا تحل لك
 (مصنف عبد الرزاق، باب ما یحرم الامة والحرة، ج سادس، ص ۲۲۴،
 نمبر ۱۰۸۸۱/ مصنف ابن ابی شیبہ ۴۸ فی الرجل یجرد المرأة
 ویلتمسها من لا تحل لابنه وان فعل الاب، ج ثالث،
 ص ۴۶۸، نمبر ۱۶۲۱۵)

(۳) اس قول صحابی میں ہے کہ ستر کھولا اور شہوت کے ساتھ حضرت عمرؓ نے دیکھا تو
 حرمت ثابت ہو گئی۔

(۳) عن ابراهيم قال اذا قبل الرجل المرأة من شهوة، أو
 مس، او نظر الى فرجها لا تحل لأبيه ولا لابنه.
 (مصنف عبد الرزاق، باب ما یحرم الامة والحرة، ج سادس، ص ۲۲۴،
 نمبر ۱۰۸۹۲/ مصنف ابن ابی شیبہ، ۴۸ الرجل یقع علی ام
 امرأته او ابنة امرأته ما حال امرأته، ج ثالث، ص ۴۶۹،
 نمبر ۱۶۲۳۰)

ان دونوں اثروں میں بھی ہے کہ مرد نے عورت کو شہوت سے بوسہ لے لیا، یا شہوت سے
 چھو لیا، یا شہوت سے اس کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت ہو جائے گی، اب
 اسکے بیٹے یا باپ کے لئے حلال نہیں ہے۔

فائدہ: بعض حضرات کے یہاں وطی کرنے سے حرمت مصاحرہ ثابت ہوگی صرف شہوت کے ساتھ چھونے یا بوسہ لینے سے نہیں۔

وجہ: انکی دلیل یہ قول تابعی ہے:

عن الحسن وقتادة قال: لا يجرمها عليه الا الوطى۔

(مصنف عبدالرزاق، باب ما يجرم الامة والحرة، ج سادس، ص ۲۲۴،

نمبر ۱۰۸۸۸)

اس قول تابعی میں ہے کہ وطی سے حرمت مصاحرہ ثابت ہوگی۔

فائدہ: امام شافعیؒ کے یہاں صرف نکاح صحیح سے حرمت مصاحرہ ثابت ہوگی،

موسوعہ میں عبارت یہ ہے:

وما حرمننا على الآباء من نساء الابناء وعلى الابناء من نساء

الاباء وعلى الرجل من امهات نسائه وبنات نسائه اللاتي

دخل بهن بالنكاح فأصيب، فاما بالزنا فلا حكم للزنا يجرم

حلالا فلو زنى رجل بامراة لم تحرم عليه ولا على ابنه ولا على

ابيه

(موسوعہ امام شافعیؒ، باب ما يجرم من النساء بالقرابة، ج عاشر، ص

۸۶، نمبر ۱۵۵۲۳)

اس عبارت میں ہے کہ زنا سے حرمت مصاحرت ثابت نہیں ہوگی، صرف نکاح سے

ثابت ہوگی۔

وجہ: (۱) حدیث میں اس کا ثبوت ہے:

عن عائشة انها قالت اختصم سعد بن ابى وقاص وعبد بن

زمعة فى غلام فقال سعد هذا يا رسول الله ابن اخى عتبة بن

ابى وقاص عهد الى انه ابنه انظر الى شبهه وقال عبد بن زمعة

هذا اخى يا رسول الله ولد على فراش ابى من وليدته فنظر

رسول اللہ ﷺ الی شبہہ فرای شبہا بینا بعتبة فقال هولك یا عبد الولد للفراش، وللعاهر الحجر، واحتجی منه یا سودة بنت زمعة قالت فلم یرسودة قط۔

(مسلم شریف، باب الولد للفراش وتوقی الشبهات، ص ۷۰، نمبر ۱۴۵۷/۳۶۱۳ ابو داؤد شریف، باب الولد للفراش، ص ۳۱۷، نمبر ۲۲۷۳)

اس حدیث میں جس کی فراش تھی اس کا بچہ ثابت کیا، اور زانی کے لئے کہا کہ اس کے لئے پتھر ہے، یا نسب سے روکنا ہے، اس لئے زنا سے حرمت مصاحرہ ثابت نہیں کیا۔

(۲) اس آیت میں اس کا اشارہ ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۚ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ (آیت ۵۴، سورۃ الفرقان ۲۵)

اس آیت میں احسان کے طور پر مادگی کے رشتے کو بیان فرمایا ہے، اس لئے حرمت مصاحرت نکاح سے ہی ثابت ہوگی۔

(۳) دوسری حدیث میں ہے:

عن عائشة قالت سئل رسول الله ﷺ عن رجل زنا بامرأة فاراد ان يتزوجها او ابنتها قال لا يحرم الحرام الحلال انما يحرم ما كان بينكاح۔

(سنن دارقطنی، کتاب النکاح، ج ثالث، ص ۱۸۸، نمبر ۳۶۳۸ سنن للبیہقی،

باب الزنا لا يحرم الحلال ج سابع ص ۷۵، نمبر ۱۳۹۶۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ حرام ہے اور حرام حلال عورت کو حرام نہیں کرے گا۔ وہ تو صرف نکاح کے ذریعہ حرام ہوگی۔

(۴) وقال عكرمة عن ابن عباس اذا زنى بأخت امرأته لم تحرم عليه امرأته۔ (بخاری شریف، باب ما یحل من النساء وما

پھر، ص ۷۶۵، نمبر ۵۱۰۵)

اس قول صحابی میں ہے کہ بہن کے زنا سے اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی، جس سے معلوم ہوا کہ زنا سے حرمت مصاحرت ثابت نہیں ہوگی۔

(۵) حنفیہ نے جتنے آثار اور قول صحابی پیش کئے ہیں، وہ اپنی باندی کے بارے میں ہیں، کہ اپنی باندی کو شہوت سے چھو یا تو اس سے حرمت مصاحرہ ثابت ہو جائے گی، کیونکہ وہاں ملکیت کی وجہ سے نکاح کا رشتہ موجود ہے، اجنبی عورت کے بارے میں کوئی ایسا اثر نہیں ہے کہ اس کو چھو لے تو اس سے حرمت مصاحرہ ثابت ہو جائے گی۔

(۶) یہ عقل کے بھی خلاف ہے کہ صرف چھونے سے حرمت کیسے ہو جائے گی، اور بغیر قصور کے عورت کا بنانا یا گھر کیسے برباد ہو جائے گا۔

نوٹ: عورت کے پاس کئی بچے ہوں اور کوئی گھر توڑنے کے لئے زنا کر کے یا شہوت سے چھو کر حرمت مصاحرہ ثابت کر دے تو شدید مجبوری میں اس مسلک پر عمل کیا جاسکتا ہے، کیونکہ اس کے لئے حدیث موجود ہے۔

①۷۔ ستر ہواں سبب: فساد نکاح کی وجہ سے تفریق

نکاح فاسد ہے مثلاً:

[۱] بغیر گواہ کے نکاح کیا

[۲] عورت دوسرے کی عدت میں تھی اور نکاح کر لیا،

[۳] جو عورت نسبی طور پر حرام تھیں، یا دامادگی کے رشتے سے حرام تھیں، یا اب شہوت سے

چھونے سے نکاح فاسد ہو گیا، یا دودھ پلانے کی وجہ سے حرام تھیں ان سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح فاسد ہے۔

ان صورتوں میں زوجین پر متارکت لازم ہے [یعنی ایک دوسرے کو چھوڑ دینا لازم ہے]، کیونکہ اصل میں نکاح ہی نہیں ہوا، یا نکاح ہوا تھا لیکن اب باقی نہیں رہا۔ اگر دونوں باہم جدا نہ ہوں تو قاضی دونوں کے درمیان تفریق کرادے۔ (مجموع قوانین اسلامی، دفعہ ۸۵، ص ۲۰۶)

وجہ: نکاح ہی نہیں ہوا ہے اس لئے قاضی اس نکاح کو باقی نہیں رکھے گا۔

①۸۔ اٹھارہواں سبب: غیر مسلم حاکم سے فسخ نکاح

غیر مسلم حاکم کے طلاق دینے یا فسخ نکاح کرنے سے واقع ہوگی یا نہیں، یہ تین اصولوں پر مبنی ہے:

پہلا اصول: پہلا اصول یہ ہے کہ غیر مسلم حاکم کا فیصلہ دینی امور میں نافذ نہیں

ہے۔

وجہ: (۱) اس آیت میں ہے کہ اپنا مسلمان حاکم ہو:

يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَذَا يُلْغَى الْكَعْبَةُ...

(آیت ۹۵، سورۃ المائدہ ۵)

اس آیت میں ہے کہ تمہارے یعنی مسلمان میں سے عادل حکم ہو:

(۲) فاذا بلغن أجلهن فأمسكوهن بمعروفأو فارقوهن

بمعروف واشهدوا ذوا عدل منكم واقبموا الشهادة لله۔

(آیت ۲، سورۃ الطلاق ۶۵)

اس آیت میں ہے کہ تمہارے مسلمان آدمی میں سے عادل کو گواہ بناؤ، اور غیر مسلم عادل نہیں ہوتا، اس لئے وہ گواہ بھی نہیں بن سکتا اور نکاح توڑنے کا حاکم نہیں بن سکتا۔

(۳) درمختار میں ہے:

واھله اهل الشهادة ای اداعھا علی المسلمین کذا فی الحواشی

السعدية. وفي تفصيله، ومقتضاہ ان تقلید الکافر لا یصح۔۔

قال فی البحر۔ وبه علم ان تقلید الکافر صحیح، وان لم یصح

قضاؤه علی المسلم حال کفره۔

(درمختار، کتاب القضاء، مطلب: الحکم الفعلی، ج ثامن، ص ۲۹)

اس عبارت میں ہے کہ غیر مسلم کا فیصلہ خاص طور دینی معاملہ میں مسلمان پر نافذ نہیں ہو

گا۔

دوسرا اصول: یہ ہے کہ شوہر غیر مسلم حاکم کو طلاق دینے کا یا نکاح فسخ کرنے کا

وکیل بنائے تو اس کے طلاق دینے، یا فسخ نکاح کرنے سے طلاق واقع ہو جائے گی، اور نکاح فسخ

ہو جائے گا، وکیل بنانے کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔

وجہ: (۱) غیر مسلم کو وکیل بنانے کی دلیل یہ حدیث ہے:

عن جابر بن عبد الله انه سمعه يحدث قال اردت الخروج الى

خيبر فأتيت النبي ﷺ فسلمت عليه و قلت اني أردت

الخروج الى خيبر، فقال اذا أتيت و كيلى فخذ منه خمسة عشر

وسقافان ابتغى منك آية فضع يدك على ترقوقه۔

(سنن بیہقی، باب التوکیل فی المال، الخ، ج سادس، ص ۱۳۲، نمبر ۱۱۴۳۲)

اس حدیث میں وکیل سے مراد خیر کے یہود وکیل ہے جس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم وکیل بن سکتا ہے۔

(۲) اس حدیث کے اشارے سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ غیر مسلم کو وکیل بنایا جاسکتا

ہے:

عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ عامل اهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع۔

(مسلم شریف، کتاب المساقاة و المزارعة، باب المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع، ص ۶۷۸، نمبر ۱۵۵۱/۳۹۶۲)

(۳) عن عبد الله بن عمر عن رسول الله ﷺ انه دفع الى يهود خيبر نخل خيبر و أرضها على ان يعتملوها من اموالهم و لرسول الله ﷺ شطر ثمرها۔

(مسلم شریف، کتاب المساقاة و المزارعة، باب المساقاة و المعاملة بجزء من الثمر و الزرع، ص ۶۷۸، نمبر ۱۵۵۱/۳۹۶۲)

ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ حضور نے اہل خیر کو جو یہودی تھے کھیتی کرنے کا عامل بنایا اور اس میں اس کو وکیل بنایا، جس سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ غیر مسلم کو وکیل بنایا جاسکتا ہے۔

(۳) ذمی کو وکیل بنانا جائز ہے اس کے لئے درمختار کی عبارت یہ ہے:

و صح توکیل المسلم ذمیا ببيع خمر او خنزیر و شرائہما کما مر فی البیع الفاسد۔ (درمختار، کتاب الوکالہ، ج: ثامن، ص ۲۷۷)

اس عبارت میں ہے کہ غیر مسلم کو شراب بیچنے کا وکیل بنا سکتا ہے۔

تیسرا اصول: یہ ہے کہ شوہر غیر مسلم حاکم کے طلاق یا فسخ نکاح کے فیصلے پر راضی

خوشی سے دستخط کر دے کہ ہاں مجھے یہ طلاق، یا فسخ نکاح منظور ہے تب بھی طلاق واقع ہو جائے

گی، اور نکاح ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ طلاق کے لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

وجہ: (۱) عن ابراہیم اذا كتب الطلاق بیده وجب علیہ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی الرجل یکتب طلاق امراتہ بیدہ،

ج رابع، ص ۸۱، نمبر ۱۷۹۹۲، مصنف عبدالرزاق، باب الرجل یکتب

الی امراتہ بطلاقیہا، ج سادس، ص ۳۲۰، نمبر ۱۱۴۸۰)

اس قول تابعی میں ہے کہ ہاتھ سے طلاق لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے:

(۲) عن عطاء انه سئل عن رجل انه كتب طلاق امراته ثم

ندم فأمسك الكتاب قال ان امسك فلیس بشیء و ان

امضاه فهو طلاق۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی الرجل یکتب طلاق امراتہ بیدہ،

ج رابع، ص ۸۱، نمبر ۱۷۹۹۳، مصنف عبدالرزاق، باب الرجل یکتب

الی امراتہ بطلاقیہا، ج سادس، ص ۳۲۰، نمبر ۱۱۴۷۷)

اس قول تابعی میں ہے کہ خوشی سے طلاق لکھ تو واقع ہوگی اور خوشی سے نہ لکھے تو طلاق

واقع نہیں ہوگی۔



برطانیہ میں غیر مسلم کورٹ سے طلاق (separation) کی 6 صورتیں اور ان کا حکم

① اگر شوہر نے غیر مسلم حاکم کے یہاں نکاح توڑنے (Divorce petition) کے لئے مقدمہ دائر کیا تو اس سے وہ نکاح توڑنے کا وکیل بن گیا، اور چونکہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے، اس لئے اب یہ اختیار اس کے وکیل کو ہو جائے گا، چاہے وہ غیر مسلم ہو، اس لئے اس کے نکاح توڑنے (decree absolute) کے ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جائے گا، کیونکہ اوپر گزرا کہ وکیل بنانے کے لئے مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، غیر مسلم حاکم بھی وکیل بن سکتا ہے۔ اس لئے اس صورت میں دوبارہ شرعی پنچایت سے نکاح توڑوانے کی ضرورت نہیں ہے۔

② اگر عورت نے غیر مسلم حاکم کے کورٹ میں مقدمہ دائر کیا، حاکم نے شوہر کو فارم بھیجا کہ عورت نے نکاح توڑنے (separation) کے لئے درخواست دی ہے، آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ شوہر نے خط کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں بھی آپ کو نکاح توڑنے کا وکیل بناتا ہوں [یا قریب قریب یہی مفہوم لکھا] تو اس سے حاکم شوہر کی جانب سے نکاح توڑنے کا وکیل بن جائے گا، اور ان کے نکاح توڑنے (separation) کرنے سے نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے اس صورت میں دوبارہ شرعی پنچایت سے نکاح توڑوانے کی ضرورت نہیں ہے۔

③ اگر عورت نے غیر مسلم حاکم کے کورٹ میں (separation) کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا، اور ساری کاروائی کے بعد حاکم نے آخری طلاق (decree absolute) دے دی اور شوہر کو کاغذات بھیج دئے، شوہر نے راضی خوشی سے اس پر دستخط کر دیا کہ میں اس فیصلے سے

راضی ہوں اور اس کو قبول کرتا ہوں، تو اس سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ اوپر گزرا کہ لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں دوبارہ شرعی پنچایت سے نکاح توڑوانے کی ضرورت نہیں ہے۔

④..... اگر عورت نے غیر مسلم حاکم کے کورٹ میں نکاح توڑنے (separation)

کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا، اور ساری کارروائی کے بعد حاکم نے آخری طلاق (decree absolute) دے دی اور شوہر کو کاغذات بھیج دئے، لیکن شوہر نے لگائے ہوئے الزام کو بھی دفع کرنے کی کوشش کی اور حاکم نے جو نکاح توڑا تھا (separation) کیا تھا، اس کا بھی انکار کیا۔ تو اب شوہر نے حاکم کو نکاح توڑنے کا نہ وکیل بنایا اور نہ ہی دی ہوئی طلاق پر دستخط کیا، اس لئے حاکم نہ شوہر کا وکیل بنا اور نہ اس کی طلاق پر رضامندی کا اظہار کیا اس لئے اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، اور نہ نکاح ٹوٹے گا، اس لئے عورت کو دوبارہ شرعی پنچایت کے پاس جا کر شوہر کا جرم ثابت کرے اور نکاح فسخ کرائے، ورنہ نکاح نہیں ٹوٹے گا۔

⑤..... برطانیہ کے کورٹ میں ہوتا یہ ہے کہ کیس کی سماعت کے بعد اور دونوں طرف

سے پوری کارروائی کے بعد حاکم پہلے (decree nisi) ڈکری نائیسی دیتا ہے، جس کا دو مطلب لیا جاسکتا سکتا ہے

⑥..... ایک مطلب یہ ہے کہ، آپ کو اطلاع دی جا رہی ہے کہ اگلے کچھ مہینوں کے بعد

آپ دونوں [میاں بیوی] کے درمیان بالکل جدائیگی کردی جائے گی (decree absolute) ڈکری اِسلوٹ [حتمی طلاق] دے دی جائے گی۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے تو اس پر شوہر کے دستخط کرنے سے ابھی طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ حاکم مستقبل میں طلاق دے گا ابھی طلاق دی نہیں ہے۔

⑥- [۲]..... اور (decree nisi) کا دوسرا مطلب یہ لیا جاسکتا ہے کہ ڈھیلی ڈھالی

طلاق دی جا چکی ہے، اور حتمی طلاق (decree absolute) کچھ دنوں بعد دی جائے گی، اگر یہ مطلب لیا جائے، اور اس پر شوہر نے دستخط کر دیا ہو، یا اس کے لئے حاکم کو وکیل بنا دیا ہو تو

ابھی سے طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ شریعت میں ہلکی طلاق بھی واقع ہو جائے تو وہ لازمی ہو جاتی ہے اس لئے (decree nisi) ڈکری نائسی سے ہی طلاق واقع ہو جائے گی، اور عورت کی عدت شروع ہو جائے گی۔

نوٹ: یہ صورتیں حضرت مفتی اسماعیل صاحب کچھوڑی، بریڈ فورڈ، انگلینڈ کے فتویٰ سے مأخوذ ہے، بحوالہ، اسلامی قانون نکاح و طلاق، از مولانا یعقوب قاسمی صاحب، ڈیوزبری، انگلینڈ، ص 152 سے 164 تک۔

انگریزی زبان کے فارم میں ان مفہوموں کو دیکھ کر حکم لگائیں، اور اس پر منطبق کریں۔



یورپ کے ③ اہم مسائل جو تابل غور ہیں

①۔ حج (separation) علیحدہ کر دے تو کیا کرے

عورت نے انگریز حج کے کورٹ میں علیحدگی کی درخواست دی شوہر نے نہ تو حج کو طلاق دینے کا وکیل بنایا، اور نہ (separation) علیحدگی کے کاغذ پر دستخط کیا، اس کے باوجود حج نے عورت کو (separation) کا کاغذ دے دیا، اور آخری طلاق (decree absolute) بھی دے دیا، اب گورمنٹ کے یہاں یہ دونوں میاں بیوی نہیں ہیں، اور قانونی طور پر ساتھ بھی نہیں رہ سکتے۔ لیکن چونکہ شوہر نے حج کو وکیل نہیں بنایا ہے اس لئے شرعی طور پر طلاق واقع نہیں ہوئی، ایسی صورت میں یہاں کے شرعی قاضی کے پاس یہ کیس جائے تو قاضی کیا کرے، دوبارہ پورے کیس کو چلائے، یا انگریز حج کے فیصلے پر فسخ نکاح کا سرٹیفکیٹ جاری کر دے؟

اس بارے میں قدیم کتابوں میں کوئی جزئیہ نہیں ملا لیکن قیاس یہ ہے کہ شقاق پیدا ہو چکا ہے، اور ان دونوں میں اتنی نفرت پیدا ہو چکی ہے کہ اب ساتھ رہنا مشکل ہے، اس لئے اس کو شقاق پر قیاس کیا جائے، اور اس کی بنیاد پر حج کے سارے فائل کو دیکھ کر اگر مناسب سمجھے تو قاضی فسخ نکاح کا سرٹیفکیٹ جاری کر دے، اور عورت اب سے عدت گزار کر دوسرے شادی کر سکتی ہے۔

②۔ دوسرا مسئلہ: عورت کا دل نہیں مانتا

یورپ میں عورت کو گورمنٹ خرچ دے دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ نان و نفقہ سے بے نیاز رہتی ہے اس لىء اگر شوہر سے نفرت ہو جائے تو وہ کسی حال میں شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، بعض مرتبہ علیحدہ رہ کر حرام کاری میں مبتلا رہتی ہے۔ ایسی صورت میں شوہر کی جانب سے ظلم مبرح نہیں ہے جسکی بنیاد پر فسخ نکاح کرے، لیکن ساتھ رہنے کی کوئی شکل نہیں ہے اس صورت

میں قاضی کیا کرے؟

قدیم کتابوں میں اس کا بھی کوئی جزئیہ نہیں ملا، لیکن قیاس یہ ہے کہ یہ بھی شقاق میں داخل ہے کہ آپس میں اتنی نفرت ہوگئی ہے کہ ساتھ رہنا مشکل ہے اس لئے مجبوری کے طور پر قاضی فسخ نکاح کا فیصلہ کرے

وجہ: (۱) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی وجہ نہ ہو صرف آپس میں دل نہ ملتا ہو، اور آئندہ ملنے کی کوئی سبیل نہ ہو تب بھی تفریق کی جاسکتی ہے:

عن ابن عباس انه قال جائت امرأة ثابت بن قيس الى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله اني لا اعتب على ثابت في دين ولا خلق ولكني لا أطيقه. فقال رسول الله ﷺ فتردين عليه حديثه؟ قالت نعم

(بخاری شریف، باب الخلع و كيف الطلاق فيه، ص ۹۴۳، نمبر ۵۲۷۵/۱ ابن ماجہ، باب المختلعة يأخذ ما أعطاه، ص ۲۹۴، نمبر ۲۰۵۶)

اس حدیث میں ہے کہ شوہر کا دین اور اخلاق اچھے تھے لیکن دل نہیں مل رہا تھا تو آپ نے خلع کی اجازت دی، اور وہ نہ کرے یا مجبور کرے تو قاضی تفریق بھی کر سکتا ہے۔

(۲) اس حدیث میں بھی اس کا ثبوت ہے۔ عن ابن عباس أن امرأة ثابت بن قيس اتت النبي ﷺ فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما اعتب عليه في خلق ولا دين ولكني أكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله ﷺ أتريدين عليه حديثه؟ قالت نعم قال رسول الله ﷺ اقبل الحديقة و طلقها تطليقة۔

(بخاری شریف، باب الخلع و كيف الطلاق فيه، ص ۹۴۳، نمبر ۵۲۷۳/۱ ابن ماجہ، باب المختلعة يأخذ ما أعطاه، ص ۲۹۴، نمبر ۲۰۵۶)

③ تیسرا مسئلہ۔ اچانک تین طلاق واقع ہوگئی تو راستہ کیا ہے

ایسا بھی ہوتا ہے کہ مثلاً چار بچے ہیں، عورت کی عمر 40 سال ہے، وہ اس عمر میں ہے کہ دوسری شادی بھی نہیں کر سکتی، اور غصے میں آ کر شوہر نے تین طلاق دے دی، اب شوہر پچھتا رہا ہے، عورت کو دوبارہ رکھنا بھی چاہتا ہے، عورت بھی رہنا چاہتی ہے، اب اس عمر میں جائے بھی تو کہاں جائے، بھائی بھی رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے، پھر علیحدہ ہونے کی صورت میں ان چار بچوں کا کیا بنے گا ایسی عورت کی زندگی اندھیرے میں پھنس جاتی ہے اور وہ سسکتی رہتی ہے

بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ حلالہ کے ڈر سے میاں بیوی دم سادھ لیتے ہیں اور پھر ساتھ رہنے لگتے ہیں اور زندگی بھر حرام میں مبتلا رہتے ہیں، کچھ زمزمہ گزر جانے کے بعد تو کوئی اس کا ذکر بھی نہیں کرتا کہ ہاں ان دونوں کے درمیان طلاق مغلظہ واقع ہوئی ہے۔

بعض لوگ یہ بھی کرتے ہیں ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک طلاق شمار کر لیتے ہیں اور پھر حلالہ کی ضرورت نہیں سمجھتے، اور ساتھ رہنے لگتے ہیں

یہ تو طے ہے کہ تین طلاق واقع ہو چکی ہے اس لئے حلالہ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے بعض حضرات کی رائے ہے کہ ایسی مجبوری کی صورت میں حلالہ کا اقدام کرے۔

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مجھے چھوڑ دو گے مکروہ ہے، حدیث میں ایسے مرد کو تیس مستعار [مانگا ہوا سانڈھ] کہا ہے۔، اور اندر نیت تو ہو لیکن شوہر سے چھوڑنے کی شرط نہ کرے تو کراہیت کم ہے، تاہم ایسی مجبوری میں اس کراہیت کا ارتکاب کرے اور دوسری شادی کر لے، اور دوسرے شوہر سے وطی کے بعد طلاق لے اور پھر عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کرے۔

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس دوسرے شوہر سے نکاح کرتی ہے وہ اس کو طلاق نہیں دیتا، یا خوبصورتی کی وجہ سے یا بھاری رقم وصول کرنے کے لئے لٹکائے رکھتا ہے، اس لئے اس کی صورت یہ نکالی ہے کہ نکاح سے پہلے عورت تفویض لے لے۔ یعنی شوہر سے یہ شرط لکھوا لے کہ نکاح کے بعد میں اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہوں۔ یا کسی سمجھدار آدمی کے لئے یہ تفویض

لے لے کہ شوہر طلاق نہ دے تو وہ طلاق دے سکتا ہے، اس صورت میں شوہر جلدی طلاق نہ دے تو عورت خود کو طلاق دے کر اپنے آپ کو فارغ کر لے، اور عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر لے۔



احقر ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

۱۱ فروری ۲۰۱۲ء